WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرا

عنبر، ناگ، ماریا اور کیپٹن خلا میں

خلائی جہاز کی ممی

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اوّل: ۱۹۸۵
ناشر: نیا مکتبہ اقرار ۱۴۔بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸۰
طابع: تاجدین پرنٹرز، آبکاری روڈ، لاہور

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کے دوستو!

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کا خلائی سفر شروع ہو چکا ہے۔ خلائی انسان اور سرخ بالوں والی امریکی لڑکی جولی اور اس کا سائنس دان ڈیڈی بھی اس پُراسرار سفر میں شامل ہو گئے ہیں۔ ایٹمی جنگ کے بعد زمین پر کہیں کوئی آبادی باقی نہیں بچی۔ ناگ کالو پجاری کے طلسم سے بوڑھا ہو چکا ہے۔ ماریا بھی کالو پجاری کے جادو کے اثر میں ہے۔ عنبر ناگ اور کیٹی کسی نامعلوم خلائی سفر پر چلے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ کہاں پہنچیں گے؟ انہیں کیسے کیسے رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات پیش آئیں گے؟ ان کی ملاقات کہاں ہو گی؟ یہ وہ سوال ہیں جو آپ کو پڑھنے کے بعد ہی مل سکیں گے۔

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کا سلام قبول کرو دوستو!

تمہارا انکل

اے۔ حمید

راہ چمن ۲۵۴/این سمن آباد لاہور۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- خلائی جہاز کی ممی
- ایلورا کے غار
- سانپ نے مدد کی
- برفانی طوفان
- پُراسرار انسان

خلائی جہاز کی ممی

عنبر خاموش نظروں سے اس پُر اسرار عورت کو تک رہا تھا۔

یہ زرد تاج، کھوپڑی اور تلوار والی انسانی شکل کی عورت عنبر کے مرتبان کے پاس آکر رُک گئی۔ اب عنبر نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں بھی دو سوراخ تھے جن میں زرد روشنی چمک رہی تھی۔ یہ مجھ سے کیا سلوک کرے گی؟ عنبر نے سوچا۔

اس عورت نے مرتبان میں ہاتھ ڈال کر عنبر کو اپنے ہاتھ میں تھامی ہوئی کھوپڑی میں ڈال دیا اور واپس چلتی بڑے سر کی آنکھ کے سوراخ میں داخل ہو گئی عنبر انسانی کھوپڑی کے اندر کھوپڑی کی آنکھ میں سے دیکھ رہا تھا عورت ایک سرنگ میں سے گزرتی ایک ایسے ہال کمرے میں آ گئی جہاں عنبر نے محسوس کیا کہ گرمی بالکل نہیں ہے بلکہ فضا میں ٹھنڈک ہے۔ عورت ایک دوسرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کمرے میں آئی جہاں اس کے انتظار میں وہ اسی شکل کے آدمی عجیب قسم کے لمبے چمکیلے چغے پہنے کھڑے تھے۔ ان کے پاس ہی سامنے دیوار کے ساتھ شیشے کے سلنڈر تھے۔

تاج والی عورت کو دیکھ کر دونوں آدمیوں نے اپنے سر جھکا دیئے۔ عورت نے کھوپڑی میں سے عنبر کو نکال کر ایک تھالی میں رکھ دیا۔ دونوں خلائی انسان جن کے ماتھوں پر ایک ایک آنکھ تھی بڑی حیرت سے چھوٹے سے عنبر کو دیکھنے لگے۔

عورت نے اپنی خلائی زبان میں کہا:

"اسے بھی اس کے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ یخ بستہ کر دو۔"

عنبر نے چونک کر دوسرے سلنڈروں کی طرف دیکھا۔ اسے ایک سلنڈر میں ناگ اور دوسرے سلنڈر میں کیٹی نظر آئے جو سفید برف میں ڈوبے ہوئے تھے۔ صرف ان کے سر برف سے باہر تھے۔ ان کے سر پر خلائی خول نہیں تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ انہیں سلنڈروں میں یخ بستہ کرنے سے پہلے ان کے خلائی سوٹ اتار دیئے گئے تھے۔ تو پھر انہوں نے فضا کے دباؤ کو کیسے برداشت کیا؟ عنبر سوچنے لگا۔ جلد ہی اسے

اس کا جواب مل گیا۔

زرد تاج والی عورت نے اپنے ساتھی سے کہا:

"اس بونے انسان کو ہمارے سیارے کے دباؤ کو برداشت کرنے والا انجکشن لگایا جائے۔"

اسی وقت ایک خلائی انسان نے الماری میں سے ایک چھوٹا سا زرد سرنج نکالا۔ عنبر کی گردن کے قریب لا کر اسے انجکشن لگا دیا۔ عنبر حیران رہ گیا۔ اس کی گردن کا گوشت نرم ہو گیا ہوا تھا۔ انجکشن کے لگتے ہی اس کی گردن سخت ہونے لگی۔ تیسرے سلنڈر کا ڈھکنا کھول دیا گیا۔ خلائی انسان نے عنبر کو اٹھا کر سلنڈر کے اندر رکھ دیا۔ ڈھکنا بند کر دیا گیا۔ سلنڈر میں سفید گیس پھیلنے لگی جو برف بنتی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر میں عنبر سرد یخ برف میں دب چکا تھا۔ صرف اس کی گردن باہر تھی۔

زرد تاج والی عورت اور دونوں خلائی انسان کمرے سے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد عنبر نے اپنی پوری طاقت لگا کر سلنڈر میں جمی ہوئی برف کی سل میں سے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر برف نے اسے بڑی بری طرح جکڑ رکھا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ذرا سا بھی نہ ہل سکا۔ عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کئی بار کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ آخر اس نے بے بس ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سوچنے لگا کہ ناگ اور کیٹی اس برف کی سردی میں کہیں ہلاک تو نہیں ہو جائیں گے۔ عنبر تو مر نہیں سکتا تھا لیکن ناگ اور کیٹی کو یہ قیامت کی ٹھنڈی برف موت کے قریب کر سکتی تھی۔

وقت گذرتا چلا گیا۔ وہاں نہ رات تھی نہ دن نہ دوپہر۔ عنبر نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ کمرے میں ایک جیسی ہلکی زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس روشنی میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ نہ کم ہو رہی تھی نہ زیادہ ہو رہی تھی۔ ناگ اور کیٹی ابھی تک سلنڈر کی برف میں دبے بے ہوش تھے۔ سب سے پہلے ناگ کو ہوش آیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ شیشے کے ایک سلنڈر میں برف میں دبا ہوا ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ پاؤں ہلانے چاہے مگر کامیاب نہ ہوا۔ اس کا سارا جسم سرد پتھر بن گیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں کوئی مخلوق رہتی ہے جس نے اسے اس سلنڈر میں یخ بستہ کر دیا ہے۔ مگر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ناگ عنبر اور کیٹی نے ہمت کبھی نہیں ہاری تھی۔ وہ مصیبت میں بھی کبھی نہیں گھبرائے تھے اور ہر مصیبت

کا ڈٹ کر مقابلہ کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ناگ نے سوچا کہ اسے کسی طریقے سے اس سلنڈر سے باہر نکلنا چاہیے۔ اس نے سانس اندر کو کھینچ کر باہر چھوڑا اور وہ سانپ کی شکل میں آگیا۔ ناگ نے پھنکار مار کر چاہا کہ برف کو پگھلا دے اور سلنڈر کو اپنی پھنکار کی آگ سے پگھلا ڈالے مگر اس کے منہ سے جو پھنکار کے ساتھ سانس نکلا وہ بھی برف بن کر نیچے گر پڑا۔ بجائے اس کے کہ ناگ اپنی پھنکار سے سلنڈر کو پگھلا کر باہر نکل جاتا وہ خود اس قدر ٹھنڈا یخ ہو گیا کہ اب نہ تو اپنی جگہ سے ہل سکتا تھا اور نہ اس کے منہ سے پھنکار ہی باہر نکل سکتی تھی۔ ناگ برف میں دب گیا۔

کیٹی کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے سلنڈر میں برف میں دبی بالکل بے ہوش تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ ان کا خلائی جہاز باہر بھوری پہاڑی کے دامن میں اسی طرح موجود تھا۔ اس کی ساری بتیاں بھی بجھی ہوئی تھیں۔ اس کے کیبن میں فرعون مصر کی ممی اسی طرح تابوت میں لیٹی ہوئی تھی اس کا سائز بھی عنبر کی طرح چھوٹا ہو کر ماچس کی ڈبیا جتنا ہو گیا ہوا تھا۔ فرعونِ مصر کی ممی کی آنکھیں کھلی تھیں۔ جب بہت وقت گذر گیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو ممی کو احساس ہونے لگا کہ ہیلی کاپٹر کی فضا میں زرد دھند داخل ہونے لگی ہے۔

یہ زرد دھند سانپ کی لہر کی طرح ایگزاسٹ پائپ میں سے اندر آ رہی تھی۔ یہ لہر کیبن کی مشینوں کے سوراخ میں سے اندر آ گئی۔ جب یہ زرد دھند کی لہر فرعون مصر کے تابوت کو چھوئی تو تابوت کو ایک جھٹکا لگا اور تابوت خانے میں سے اچھل کر ہیلی کاپٹر کی سیٹ پر سے لڑھکتا ہوا صاف شفاف فرش پر آن گرا۔

زرد دھند اب کیبن میں پھیل گئی تھی۔ اس کا اثر تابوت پر ہونے لگا اور تابوت نے بڑا ہونا شروع کر دیا۔ ممی کے تابوت میں پانچ ہزار سال پہلے کچھ ایسے مسالے لگائے گئے تھے جن کے ساتھ جب خلائی سیارے کی زرد دھند کے ذرے ٹکرائے تو ایک کیمیکل ردعمل ہوا اور ممی بھی تابوت کے ساتھ بڑی ہونے لگی۔ چند سیکنڈوں میں فرعون مصر کی ممی تابوت کے ساتھ ہی بڑی ہو گئی۔ اب اس کا سائز وہی تھا جو ایک عام انسان کا سائز ہوتا ہے۔

فرعون مصر کی ممی کے تابوت کا جہاں منہ تھا۔ وہاں تابوت کے اوپر چوکھٹا کھلا تھا۔ ممی نے اس چوکھٹے میں سے چھت کو دیکھا اور پھر اپنے دونوں ہاتھ

اٹھا کر تابوت کا ڈھکنا اکھاڑ کر پرے پھینک دیا۔ ممی تابوت سے باہر نکل آئی۔ وہ خلائی جہاز کے کیبن کے فرش پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ فرعون مصر کی اس ممی کے سارے جسم پر زرد رنگ کی پٹیاں لپٹی ہوئی تھیں اور گردن میں سونے کا ایک سانپ لپٹا تھا۔ تابوت سے باہر آتے ہی سونے کے اس سانپ میں جان پڑ گئی اور وہ ممی کی گردن سے اُتر کر اس کی کلائی کے گرد لپٹ گیا اور اپنا منہ کھول کر پھنکارنے لگا۔

ممی اب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی خلائی جہاز کے دروازے پر آئی۔ اس نے اپنی خفیہ طاقت سے اندازہ لگا لیا تھا کہ ناگ کیپٹن اور عنبر وہاں سے شمال مغرب کی جانب ایک عمارت کے نیچے کسی جگہ پر ہیں۔ ممی نے ہاتھ کے ایک ہی جھٹکے سے خلائی جہاز کا بھاری بھرکم دروازہ کھول دیا اور راہ داری میں سے ہو کر دوسرے دروازے پر آ کر اسے بھی کھول دیا۔ باہر کی فضا میں شدید گرمی اور شدید دباؤ تھا۔ ممی کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا۔ مگر اس پر خلائی سیارے سیکرد مخلوق کی حرارت اور دباؤ کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔

ممی خلائی جہاز کی سیڑھی پر سے اتر کر نیچے زمین

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر آ گئی۔ اس نے شمال مغرب کی طرف منہ اٹھا کر دیکھا۔ فضا میں وہی زرد دھند پھیلی ہوئی تھی جس نے اسے تابوت میں بڑا کر کے زندہ کر دیا تھا۔ ممی نے شمال مغرب کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ پہاڑی کے پیچھے والے میدان میں آ کر اس نے دیکھا کہ دُور ایک عمارت ہے جس کے گرد دھند کی زرد لہریں سانپ کی طرح لپٹی ہوئی ہیں۔

ان لہروں کو دیکھ کر ممی کی کلائی سے لپٹے ہوئے سانپ نے زور سے پھنکار ماری۔ ممی اس عمارت کی طرف چلنے لگی۔ عمارت کا دروازہ پہلے جو کھلا تھا۔ اب بند تھا۔ یہ دروازہ کیا تھا ایک چٹان تھی جو دروازے کے آگے آ گئی تھی۔

ممی آہستہ آہستہ چلتی عمارت کے پیچھے آئی تو دیکھا کہ یہاں ایک تکونی کھڑکی ہے جس پر زرد فولاد کی سلاخیں لگی ہیں۔ ممی نے سلاخوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں اکھاڑ کر پھینک دیا اور کھڑکی میں سے اندر داخل ہو گئی۔ وہ ایک سرنگ میں آ گئی۔ یہاں اندھیرا تھا مگر ممی اس اندھیرے میں بھی دیکھ رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے چلنے لگی۔ سرنگ ایک جگہ گھومی تو اسے ایک لڑکی

کے آہستہ آہستہ سسکیاں بھرنے اور رونے کی آواز سنائی دی۔ ممی ایک لمحے کے لیے اپنی جگہ پر رُک گئی۔ پھر اس نے اس طرف قدم بڑھایا جدھر سے کسی لڑکی کے رونے کی آواز آ رہی تھی۔

اس نے تھوڑی دور جا کر دیکھا کہ ایک دروازہ ہے جس پر سلاخیں لگی ہیں۔ آواز اس کے اندر سے آ رہی تھی۔ ممی نے سلاخوں کے ساتھ آنکھیں لگا کر دوسری طرف نگاہ ڈالی۔ دوسری طرف نیچے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیواریں زرد تھیں۔ اس پر کوئی ایسا مسالہ لگایا گیا تھا کہ دیواروں میں سے روشنی نکل رہی تھی۔ درمیان میں ایک سٹریچر بچھا تھا جس پر ایک لڑکی کو چمڑے کے تسموں سے جکڑا ہوا تھا۔ اس لڑکی کے سر کے اوپر ایک گول خول لٹک رہا تھا جس میں سے زرد رنگ کی شعاعیں نکل نکل کر اس لڑکی کے جسم پر پڑ رہی تھیں۔

ان زرد شعاعوں میں جانے کیا بات تھی کہ لڑکی کو تکلیف ہو رہی تھی اور وہ رو رہی تھی مگر وہ اپنا جسم نہیں ہلا سکتی تھی۔ ممی نے دیکھا کہ وہ جس کھڑکی کے ساتھ لگ کر کھڑی ہے وہ دوسرے کمرے کا روشن دان ہے۔ کمرہ خالی تھا۔ دیوار کے ساتھ ایک اونچی مشین کھڑی تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جس کے ڈائیل میں رنگ برنگے بلب جل بجھ رہے تھے۔

ممی سے اس لڑکی کی حالت دیکھی نہ گئی۔ اس نے اس کی مدد کا فیصلہ کر لیا۔ ممی نے روشن دان کی سلاخوں کو بھی اکھاڑ کر ایک طرف پھینک دیا اور روشندان میں سے اندر کمرے میں چھلانگ لگا دی۔ سٹریچر پر لیٹی لڑکی نے ایک عجیب قسم کے انسان کو جس کے سارے جسم پر زرد پٹیاں لپٹی تھیں روشن دان میں سے دھم سے اندر گرتے دیکھا تو دہشت کے مارے چپ ہو گئی وہ سمجھی کہ یہ بھی کوئی خلائی مخلوق ہے جو اس کے عذاب میں اضافہ کرنے آئی ہے۔

لڑکی نے اپنی خلائی زبان میں کہا:

"مجھے جان سے نہ مارو۔ میں نے کوئی قصور نہیں کیا۔ میں کسی کی دشمن نہیں ہوں۔"

فرعون مصر کی ممی بھی چونکہ پانچ ہزار برس پرانے زمانے سے چلی آ رہی تھی اس لیے وہ بھی ہر زبان سے واقف تھی اور ہر زبان کو سمجھ لیتی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ سٹریچر کے قریب آئی۔ اس نے لڑکی کو دیکھا۔ اس کی شکل زمین کی لڑکیوں کی شکل جیسی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ وہ اسی کی زمین کی رہنے والی ہے

اس کی آنکھیں سبز تھیں رنگ گورا اور بال سیاہ تھے۔ لڑکی کی عمر اٹھارہ انیس برس کی تھی۔

لڑکی نے خوف کے مارے آنکھیں بند کر لیں۔ ممی نے جھک کر دھیمی آواز میں اسی کی زبان میں کہا:

"میں تمہیں یہاں سے نکالنے آیا ہوں۔ میرا نام فرعون ہے۔ گھبراؤ نہیں۔"

لڑکی نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور ممی کو حیرانی سے دیکھنے لگی۔ اسے اب ممی کا چہرہ خوفناک نہیں لگ رہا تھا اس نے پوچھا:

"تم اس خلائی سیارے کی مخلوق نہیں ہو۔ تم کہاں سے آئے ہو۔ تم کس سیارے کی مخلوق ہو؟"

فرعون مصر کی ممی نے کہا:

"یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔ مجھے بتاؤ کہ میں اس مشین کو کیسے بند کروں جس کی شعاعیں تمہارے جسم پر پڑ رہی ہیں۔"

لڑکی نے دیوار کے ڈائیل کی طرف اشارہ کیا۔

"اس سرخ ہتھی کو نیچے کھینچ دو۔"

ممی نے ایسا ہی کیا۔ ہتھی کے نیچے ہوتے ہی لڑکی کے اوپر جھکے ہوئے خول میں سے زرد شعاعوں کی پھوار رک گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ممی نے لڑکی کے تسمے کھول دیئے۔ لڑکی سٹریچر سے اُتر آئی اور بولی:

"میرے ساتھ آؤ۔ میں ان کا خفیہ راستہ جانتی ہوں۔"

ممی نے کہا:

"میں تمہیں روشن دان سے باہر نکال سکتا ہوں۔"

لڑکی بولی: "مشین بند ہو گئی ہے۔ سیکرو بھتون کی مخلوق کو پتہ چل گیا ہے۔ وہ میری تلاش میں باہر نکل آئیں گے۔ اس لیے ہمیں خفیہ راستے سے جانا ہو گا۔"

لڑکی فرعون کی ممی کو لے کر اس کمرے کے ایک کونے میں آئی۔ یہاں اس نے دیوار میں ایک خفیہ بٹن کو تلاش کر کے دبایا تو دیوار ایک جگہ سے ہٹ گئی۔ نیچے سیڑھی جاتی تھی۔ ممی اور لڑکی سیڑھیاں اُتر کر ایک تنگ راہ داری میں آئے جہاں گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ راہ داری ختم ہوئی تو دیوار میں ایک سوراخ نظر آیا۔ اس سوراخ میں سے بھوری زردی مائل روشنی آ رہی تھی۔ وہ دونوں اس سوراخ میں سے دوسری طرف چلے گئے یہ کسی لیبارٹری کا حصّہ تھا۔ یہاں چھت پر سے روشنی نکل رہی تھی اور دیوار کے ساتھ شیشے کے سلنڈروں میں

انسانی ڈھانچے لٹک رہے تھے۔

لڑکی نے ممی کو بتایا:

"ان سارے انسانوں کو سیکرو بھتون کی خلائی مخلوق نے تمہاری زمین کے گرد مدار میں ان خلائی جہازوں سے اغوا کیا ہے جو اپنا راستہ بھول کر بھٹک جاتے ہیں۔ یہ لوگ ان کے جسموں سے سارا کیلشیم اور فاسفورس نکال کر برف میں یخ بستہ کر لیتے ہیں۔"

اچانک ممی نے کہا:

"ہم بھی زمین سے بھٹک کر اس سیارے پر آ نکلے ہیں۔ میرے ساتھ میرے دو ساتھی بھی ہیں۔ جن کی مجھے تلاش ہے۔"

لڑکی نے گھبرا کر کہا:

"اس وقت تم انہیں تلاش نہیں کر سکو گے۔ کیوں کہ خلائی مخلوق کو میرے فرار کا علم ہو گیا ہے اگر ہم نے یہاں دیر کر دی تو میرے ساتھ یہ لوگ تمہیں بھی برف میں یخ بستہ کر کے تمہارے جسم سے سارا کیلشیم اور فاسفورس نکال لیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی ممی کو لے کر ایک کمرے میں داخل ہوئی کیونکہ یہاں سے ایک رستہ اس زیر زمین خلائی جہنم سے باہر بھوری پہاڑیوں کو جاتا تھا۔ جونہی وہ کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے سامنے تین خلائی گارڈ ہاتھوں میں خلائی گنیں لیے کھڑے انہیں اپنی ایک ایک آنکھ سے قہر بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

لڑکی تڑپ کر ایک طرف ہٹی تو ایک خلائی گارڈ نے اس پر فائر کر دیا۔ خلائی گن میں سے زرد رنگ کی شعاع نکلی مگر لڑکی بچ گئی۔ دوسرے خلائی گارڈ نے فرعون مصر کی ممی پر شعاع پھینکی۔ ایک دھماکہ ہوا مگر ممی پر شعاع کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ممی کی کلائی والے سنہری سانپ نے غضبناک پھنکار ماری اور اچھل کر خلائی گارڈ کی آنکھ پر ڈس دیا۔ اس ہزاروں سال پرانے انتہائی زہریلے سانپ کے زہر نے خلائی گارڈ کے سارے جسم کو پگھلا کر پانی بنا دیا۔ دوسرے گارڈ نے سانپ پر حملہ کیا مگر سانپ اس کی گردن سے لپٹ گیا اور فوراً ڈس دیا۔ تیسرے خلائی گارڈ کو آگے بڑھ کر ممی نے دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھایا اور اتنی زور سے زمین پر پٹخا کر اس کے جسم کے تین ٹکڑے ہو گئے۔

لڑکی نے کہا:

"یہ ایک خلائی گن تم اٹھا لو فرعون ہمارے کام آئے گی۔"

ممی نے بھی ایک گن اٹھا لی۔ لڑکی اسے لے کر کمرے میں گھس گئی۔ یہاں چاروں طرف مشینیں ہی مشینیں لگی تھیں اور ایک جگہ دیوار میں سے زرد رنگ کی دھند کی لہریں اندر داخل ہو رہی تھیں۔

لڑکی نے کہا:

"فرعون! یہی راستہ باہر نکلنے کا ہے۔ آؤ۔"

دیوار کے شگاف پر ایلومونیم کا چوکھٹا لگا تھا۔ ممی نے اس چوکھٹے کو توڑ ڈالا اور وہ دونوں شگاف میں سے نکل کر دوسری طرف گئے تو وہاں بھوری بھوری پہاڑیاں چاروں طرف پھیلی ہوئی تھیں۔

لڑکی نے کہا:

"ہمیں کسی جگہ چھپ جانا چاہیے۔"

ممی نے کہا:

"ہمارا خلائی جہاز یہاں سے تھوڑی دور تکونی بھوری پہاڑیوں کے درمیان ایک جگہ پر موجود ہے تم میرے ساتھ وہاں چلو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی بولی: "یہ خلائی مخلوق اس خلائی جہاز کو
پتہ لگ جانے پر تباہ کر دے گی۔"
ممی نے کہا:
"دیکھا جائے گا۔ اس وقت تمہارے لیے وہی
ایک حفاظت کی جگہ ہے۔"
ممی اور لڑکی بھوری پہاڑیوں کے "تنگ و تاریک
راستوں سے ہوتے اس خفیہ مقام پر پہنچ گئے جہاں
عنبر ناگ کا خلائی جہاز موجود تھا۔ ممی نے لڑکی کو اس
جہاز کے کیبن میں بیٹھا دیا اور اس سے پوچھا کہ
وہ کس سیارے سے یہاں پہنچی ہے۔
لڑکی نے کہا:
"ہمارا سیارہ یہاں سے اربوں میل کے فاصلے
پر ہے۔ ہمارے سیارے پر بھی تمہاری زمین کی
طرح کی آب و ہوا ہے۔ وہاں میرے
باپ گیانگ کی حکومت ہے۔ ہم بڑے امن
پسند لوگ ہیں۔ مگر سیکروھتون سیارے کی اس
مخلوق کو میرے باپ سے دشمنی ہو گئی اور یہاں
کی ملکہ زرد تاج نے اپنے آدمیوں سے مجھے
اغوا کروا لیا۔ اگر تم وقت پر میری جان بچانے

نہ پہنچ جاتے۔ تو ان خلائی عفریتوں نے میرے
جسم کا سارا کیلشیم اور فاسفورس نکال لیا ہوتا۔
پہلے انہوں نے مجھے دس روز تک برف کے
سلنڈر میں یخ بستہ رکھا تھا۔"
ممی نے کہا:
"تو کیا انہوں نے میرے ساتھیوں ناگ کیٹی
اور عنبر کو بھی کسی جگہ یخ بستہ کر رکھا ہو گا؟"
ممی نے پوچھا:
"تمہارا نام کیا ہے؟"
لڑکی نے اپنا نام شکالی بتایا۔
فرعون مصر کی ممی نے کہا:
"شکالی! کیا تم بتا سکتی ہو کہ ان خلائی شیطانوں
نے میرے ساتھیوں کو کس جگہ یخ بستہ کر رکھا
ہو گا؟ کیوں کہ میں انہیں بھی ان کے چنگل
سے بچانا چاہتا ہوں۔"
شکالی بولی: "جس شگاف میں سے زرد دھند کی
لہریں نیچے لیبارٹری میں جاتی ہیں اور جہاں سے
ہم نکل کر آئے ہیں اگر ہم اس میں داخل ہو کر
لیبارٹری کے دائیں جانب چلیں تو دس قدم پر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک سیڑھی نیچے جاتی ملے گی۔

یہ سیڑھی تمہیں ایک خفیہ دروازے پر لے جائے گی جو یخ بستہ سلنڈر روم میں کھلتا ہے۔ تمہارے ساتھی ضرور اسی سلنڈر روم میں ہوں گے۔"

ممی نے خلائی لڑکی ثشکالی سے کہا:

"تم اسی جگہ رہنا اور فکر نہ کرنا۔ ہمارے خلائی جہاز پر اس مخلوق کی کوئی شعاع کوئی آگ اثر نہیں کر سکتی۔ میں اپنے ساتھیوں کو چھڑا کر ابھی واپس آتا ہوں۔"

یہ کہہ کر فرعون مصر کی ممی خلائی جہاز سے نکل کر واپس لیبارٹری کے شگاف کی طرف روانہ ہو گئی۔ جب ممی شگاف کے پاس پہنچی تو وہ زرد رنگ کی دھند کی لہروں کے ساتھ ہی اندر لیبارٹری میں آ گئی۔ وہ لیبارٹری سے نکل کر دائیں جانب دس قدم مڑی تو اچانک اوپر سے سفید رنگ کی گیس کی پھوار اس کے اوپر گرنے لگی۔ ممی کی کلائی سے لپٹے سنہری سانپ نے ایک بھیانک پھنکار ماری۔ اس کے بعد سنہری سانپ برف کی طرح ٹھنڈا ہو کر پتھر بن گیا۔ فرعون مصر کی ممی نے بھی

محسوس کیا کہ اس کا سارا جسم برف کی طرح یخ ہو کر جم گیا ہے اور وہ ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھا سکتا۔

اتنے میں لیبارٹری میں سے وہی زرد تاج والی عورت نکل کر ممی کے سامنے آ گئی۔ اس کے ساتھ چار خلائی گارڈ بھی تھے جن کے ہاتھوں میں خلائی گنیں تھیں۔ زرد تاج والی عورت کی آنکھوں کے سوراخوں میں سے بڑی غضب ناک سرخ روشنی نکل رہی تھی۔ اس نے کھوپڑی والا ہاتھ فضا میں بلند کیا اور چیخ کر ایسی غصیلی آواز میں بولی:

"اسے تہہ خانے والے سلنڈر میں لے جا کر بند کر دو اور ثشکالی کو سارے سیارے پر تلاش کرو۔ وہ کہیں نہیں جا سکتی۔"

خلائی گارڈز نے فرعون مصر کی ممی کو پتھر کے بت کی طرح اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر زیر زمین تہہ خانے کی طرف چلے گئے۔ زرد تاج والی عورت پھنکارتی ہوئی دوسری طرف تیز تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔ ایک کمرے میں جا کر اس نے کمپیوٹر کی سکرین کو روشن کیا اور اس میں سارے سیارے کی زمین نظر آنے لگی۔ زرد تاج والی عورت نے ساری زمین، بھوری پہاڑیوں اور میدانوں کو دیکھا مگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی کہیں دکھائی نہ دی۔ خلائی جہاز بھی اس کی نظروں میں نہ آسکا۔

عنبر ناگ کا خلائی جہاز تکونی بھوری پہاڑی کے دامن میں ایک گہری کھڈ کے کنارے پہاڑی کی دیوار کے ساتھ لگا تھا۔ یہاں زرد تاج والی عورت کے ریڈار کی شعاعیں نہ پہنچ سکی تھیں۔ وہ جھنجھلا کر اٹھی اور دوسرے کمرے میں جاتے ہی اس نے مائیکروفون سگنل پر اعلان کیا۔

"شکالی ہمارے دشمن سیارے کے بادشاہ کی بیٹی ہے وہ کسی نہ کسی طرح فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ مگر وہ ہمارے سیارے سے باہر کہیں نہیں جا سکتی۔ میں اپنی خلائی فوج کے کمانڈر کو حکم دیتی ہوں کہ وہ شکالی کو تلاش کر کے میرے سامنے حاضر کرے۔"

شکالی خلائی جہاز کے کیبن میں سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی۔ فرعون مصر کی ممی برف کی طرح یخ پتھر بنی لیبارٹری کے نیچے تہہ خانے میں پڑی تھی۔ کیٹی اپنے سلنڈر میں برف میں گردن تک دبی بے ہوش تھی۔ ناگ اس کے ساتھ والے سلنڈر میں سانپ کی شکل میں بے حس برف پر سر رکھے

لیٹا تھا۔ ایک سلنڈر میں عنبر برف میں دبا ہوا تھا۔ ایسی بے بسی کی حالت ان کی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

عنبر اور ناگ ہوش میں تھے مگر ان دونوں میں سے کسی کو ایک دوسرے کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ عنبر کو اپنی بے بسی کی حالت کا شدید یعنی بہت ہی زیادہ اور گہرا احساس تھا۔ ایک تو وہ بہت چھوٹا ہو گیا تھا۔ دوسرے بے جان سرد برف میں دبا پڑا تھا۔ اس کا دل خدا کی یاد سے بھر گیا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے اپنے دل ہی دل میں خداوند کریم کو یاد کرتے ہوئے فریاد کی۔

"اے دونوں جہانوں کے پالنے والے! تو دنیا اور آخرت کا مالک ہے۔ تیری اجازت کے بغیر کسی کو دم مارنے کی جرأت نہیں، تو قادرِ مطلق ہے۔ میں تیری مرضی سے زندہ ہوں۔

اگر تیری رضا، تیری مرضی شامل نہ ہوتی تو میں کبھی پانچ ہزار سال سے زندہ چلا نہ آتا۔ اب تیرا یہ گناہگار بندہ عجیب مشکل میں ہے۔ مصیبت میں پھنس چکا ہے۔ کیا تو اپنے بندے پر رحم نہیں کرے گا؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیرے سوا اس وقت میری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اے میرے خدا! میری مدد فرما! میری مدد فرما!"

عنبر نے یہ الفاظ خداوند کریم کے حضور بڑی عاجزی سے ادا کیے۔ ابھی یہ الفاظ اس کے ذہن نے دہرائے ہی تھے کہ اس کو یوں محسوس ہوا جیسے سلنڈر کو کسی نے زور سے دھکا دیا ہے۔ عنبر جس برف میں دبا ہوا تھا وہ تڑخ گئی۔ عنبر کا جسم برف سے آزاد ہو گیا۔ سلنڈر ابھی تک ہل رہا تھا۔ عنبر نے آنکھیں کھول دی تھیں۔ سلنڈر کا ڈھکنا اپنے آپ علیحدہ ہو گیا۔ عنبر سلنڈر سے باہر نکل آیا۔ وہ ایک چوہے کی طرح فرش پر دوڑ کر ناگ کے سلنڈر کی طرف گیا ہی تھا کہ اس کا قد ایک دم بڑھنے لگا۔ عنبر اسی جگہ رُک گیا۔

دیکھتے ہی دیکھتے عنبر کا قد پورے جوان آدمی کا ہو گیا۔

عنبر نے اپنے جسم کو خوش ہو کر دیکھا اور پھر وہیں خدا کے حضور سجدے میں گر پڑا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے آنسو بہاتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا۔ پھر وہ اٹھا اور ناگ اور کیٹی کے سلنڈر کو

دیکھا کہ دونوں اس میں پڑے تھے۔ کیٹی تو برف میں گردن تک دبی بے ہوش تھی۔ البتہ ناگ سانپ کی شکل میں برف پر آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔

عنبر نے سب سے پہلے ناگ کو سلنڈر میں سے نکالا اور کہا:

"ناگ! گھبراؤ مت۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

ناگ نے عنبر کو پورے قد میں دیکھا تو خوشی سے کہا:

"عنبر بھیا! تم تو بڑے ہو گئے۔ اب میں کب جوان ہوں گا۔ میرے بوڑھے جسم پر تو جھریاں ہی جھریاں ہیں۔"

عنبر نے کہا:

"پہلے کیٹی کو سلنڈر میں سے آزاد کر لوں۔"

عنبر نے دوسرے سلنڈر میں سے کیٹی کو بھی برف توڑ کر باہر نکال لیا۔ کیٹی نے برف سے آزاد ہوتے ہی آنکھیں کھول دیں۔

"میں کہاں ہوں؟" اس نے آنکھیں گھما کر کہا۔

"ارے عنبر! عنبر بھیا! تم بڑے ہو گئے۔ مگر یہ میرا جسم اتنا برف کیوں ہو رہا ہے؟"

ناگ نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہاں سے نکلنے کے ہی بعد ہی بتائیں گے۔"

"ناگ بھیا! تم بے انتہا بوڑھے سانپ ہو ابھی تک؟ تمہاری جوانی واپس کیوں نہیں آئی ہے؟"

عنبر نے کہا:

"خدا کے لیے یہاں سے فرار ہونے کے بارے میں غور کرو میرے ساتھ آؤ۔"

کیٹی نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا اور کہا:

"میرے خدا! یہ برف والے سلنڈر کہاں سے آ گئے۔ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے ناگ بھیا؟"

ناگ بوڑھے سانپ کی شکل ہی میں تھا۔ عنبر نے ا اٹھا کر اپنی گردن کے گرد لپیٹ لیا اور کہا:

"خدا نے ہماری مدد کی ہے۔ خدا نے میری فریاد سن لی ہے اگر وہ میری مدد کو نہ آتا تو ہمارا حشر خدا جانے کیا ہوتا۔"

کیٹی نے چاروں طرف نگاہیں دوڑاتے ہوئے کہا کہ "یہاں سے باہر نکلنے کا کون سا راستہ ہے۔" عنبر نے دیوار میں ایک جگہ بنے ہوئے دروازے کے نشان کی طرف اشارہ کر کے کہا:

"اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہو سکتا کیٹی!

تم میرے پیچھے رہنا۔ ہو سکتا ہے۔ اس خلائی مخلوق کے خلائی پستول کی شعاع تم کو ہلاک کر ڈالے۔"

کیٹی، عنبر کے پیچھے ہو گئی۔

عنبر نے دیوار کے قریب پہنچ کر دروازے کے نشان کی جگہ فولاد کی مضبوط چادر پر دونوں ہاتھوں کا زور سے دباؤ ڈالا۔ ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ دروازہ کھل کر دوسری طرف گھوم گیا۔ ان کے سامنے ایک نیم روشن راہ داری تھی۔ یہ لیبارٹری کی راہ داری تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے راہ داری میں لیبارٹری کے آگے سے گذرے تو انہیں اندر کسی مشین کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ یہ وہی لیبارٹری تھی جس کے تہ خانے میں فرعون مصر کی ممی برف کی طرح یخ ہو کر فرش پر پڑی تھی۔

انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ باہر کو راستہ کدھر سے جاتا ہے۔ آگے راہ داری بند ہو گئی تھی۔ عنبر نے کیٹی کو اپنے پیچھے ایک طرف کھڑے ہونے کا اشارہ کیا اور خود کان لگا کر سننے لگا۔ لیبارٹری کی طرف سے اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دے رہی تھی۔ وہ خود بھی راہ داری کی دیوار کے ساتھ ایک جگہ اندھیرے میں لگ کر کھڑا ہو گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لیبارٹری کی طرف سے ایک خلائی گارڈ جس کے ہاتھ میں
خلائی گن تھی چلا آ رہا تھا۔

جب یہ خلائی گارڈ عنبر کے قریب سے گزرا تو
عنبر نے اس کی گردن پر آہستہ سے ہاتھ مارا۔ خلائی گارڈ
کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کی گردن پر ہتھوڑا مار دیا ہے۔
عنبر کی اصلی طاقت واپس آ چکی تھی۔ خلائی گارڈ کے ہاتھ
سے خلائی گن گر پڑی۔ عنبر نے گن اٹھا کر خلائی گارڈ کی
کھوپڑی سے لگا دی اور اسی کی زبان میں اسے کہا:

"زندگی چاہیے ہو تو ہمیں باہر کا راستہ بتاؤ۔ اگر تم
نے آواز نکالی تو اسی جگہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔"

عنبر نے خلائی گن کی نوک اس کی کھوپڑی میں ذرا سی
چبھو دی۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایلورا کا غار

خلائی گارڈ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا دیئے اور کہا:
"مجھے ہلاک نہ کرنا۔ میں راستہ بتاتا ہوں۔"
خلائی گن عنبر نے اس کی گردن سے لگا دی۔ وہ
م اٹھائے آگے بڑھا۔ کیٹی بھی عنبر کے عقب میں آ گئی۔
لائی گارڈ نے راہ داری کی بند دیوار کے پاس جا کر ایک
ر پاؤں کی ٹھوکر ماری۔ وہاں ایک راستہ نمودار ہو گیا۔
نبر نے سب سے پہلے خلائی گارڈ کو اندر داخل کیا۔
ر وہ اور کیٹی بھی اندر چلے گئے۔ یہ وہ کمرہ تھا جہاں
وار کی فولادی کھڑکی والے سوراخ میں سے زرد رنگ کی
سند کی لہریں لہراتی بل کھاتی اندر داخل ہو رہی تھیں۔
لائی انسان نے اس طرف اشارہ کر کے کہا:
"تم لوگ یہاں سے باہر جا سکتے ہو۔"
کیٹی نے کہا:
"عنبر بھائی! اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خلائی گارڈ نے کہا:

"ہم سیکرونتون سیارے کی مخلوق کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ میں نے ٹھیک کہا ہے۔"

خلائی گن ہاتھ میں لیے عنبر نے اسے غور سے دیکھا پھر بولا:

"تم واپس چلے جاؤ۔"

خلائی گارڈ نے کہا:

"یہ گن مجھے واپس کر دو"

عنبر نے خلائی گن کا رُخ اس کی طرف کر کے کہا:

"اگر تم یہاں سے نہ گئے تو میں تم پر فائر کر دوں گا۔"

خلائی گارڈ واپس گھوما اور تیزی سے دیوار والے سوراخ میں غائب ہو گیا۔

"کیٹی! یہاں سے بھاگ چلو۔"

عنبر نے کیٹی کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر دیوار کے چوکھٹے کی طرف لپکا جہاں سے زرد رنگ کی لہریں بادلوں کی طرح اندر داخل ہو کر فضا میں اپنے آپ گھل رہی تھیں۔ انہوں نے وہاں سے باہر چھلانگیں لگا دیں۔

وہ ایک کھلی فضا میں گرے جہاں ارد گرد بھوری

پہاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

"کیٹی! تم خلائی کمپاس سے واقف ہو۔ کیا اندازہ لگا سکتی ہو کہ ہمارا خلائی جہاز کہاں پر ہے؟"

کیٹی نے تاریک آسمان پر کھلے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ سیاروں کو دیکھا اور ایک طرف اشارہ کر کے بولی:

"ہمارا خلائی جہاز اس طرف تکونی پہاڑی کے دامن میں ہے۔"

عنبر نے کیٹی کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر بٹھایا اور دوڑنا شروع کر دیا۔ وہ اس وقت ایک سرپٹ گھوڑے کی طرح دوڑ رہا تھا۔ عنبر کو اپنی طاقت کے واپس مل جانے کی از حد خوشی ہو رہی تھی۔ شاید کئی سو سال کے بعد عنبر اس طرح کسی کو کاندھے پر اٹھا کر بھاگا تھا۔ کیٹی نے سر نیچے کر لیا تھا۔ وہ عنبر کی گردن سے چمٹ گئی تھی۔ کیوں کہ عنبر واقعی بہت تیز دوڑ رہا تھا۔ ناگ سانپ کی شکل میں عنبر کی گردن سے رینگ کر اس کے سر کے بالوں میں آ گیا تھا۔ آن کی آن میں عنبر تکونی پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا۔

جونہی وہ پہاڑ کی اوٹ سے نکل کر اس کی گہری کھڈ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

والی دیوار کے پاس آیا تو کیٹی نے خوشی سے چلّا کر کہا: "وہ ہے ہمارا خلائی جہاز۔"

ناگ نے سانپ کی آواز میں عنبر سے کہا:

"خدا کے لیے اب تو رُک جاؤ۔ میرے بوڑھے جسم کی کمزور ہڈیاں دکھنے لگی ہیں۔"

عنبر نے اپنی رفتار کم کر دی اور وہ خلائی جہاز کے بالکل قریب جا کر رُک گیا۔ خلائی جہاز کی سیڑھی اوپر کو اُٹھی ہوئی تھی۔

کیٹی نے کہا:

"لگتا ہے اندر کوئی ہے۔ وہ دیکھو عنبر! انجن روم میں ایک جگہ سبز روشنی ہو رہی ہے۔"

انجن روم کی اوپر والی تکونی کھڑکی کے شیشے میں ہلکی سبز روشنی ہو رہی تھی۔

"خلائی جہاز میں تو کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر یہ سبز بتی کس نے روشن کر رکھی ہے؟" عنبر نے کہا۔

کیٹی بولی: "کہیں کوئی یہاں کی خلائی مخلوق تو اندر نہیں چلی گئی؟"

ناگ جو عنبر کی گردن سے لپٹا تھا بولا:

"میں اندر جا کر دیکھتا ہوں۔"

عنبر اور کیٹی خلائی جہاز کے ایگزاسٹ پائپ کی طرف آ گئے۔ عنبر نے ناگ کو گردن سے اتار دیا اور کہا:

"اپنا خیال رکھنا۔ اگر کوئی گڑ بڑ ہو گئی تو جہاز کا دروازہ کھول دینے کی کوشش کرنا۔"

ناگ آہستہ آہستہ رینگتا ایگزاسٹ پائپ کے اندر داخل ہو گیا۔ بوڑھا سانپ ہونے کی وجہ سے اس کی چال بڑی سست تھی۔ پائپ میں رینگتا وہ جہاز کی راکٹ بیلٹ میں سے گزر کر انجن روم کی بیک میں آ گیا۔ یہاں سے وہ فرش پر رینگتے رینگتے انجن روم سے نکل گیا اور پھر جب کاک پٹ کیبن کے قریب آیا تو دیکھا کہ کیبن میں سبز روشنی ہو رہی ہے اور اس کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہے۔ ناگ نے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا کہ ایک انسانوں ایسی شکل والی لڑکی خلا باز کی سیٹ پر بیٹھی کمپیوٹر پر جھکی ہے۔

ناگ تو دنگ رہ گیا کہ یہ انسانوں کی شکل والی لڑکی یہاں کہاں سے آ گئی۔ ناگ اس کی شکل کا ایک رُخ ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی اور چہرے پر بڑی معصومیت اور بھولا پن تھا۔ ناگ خاموشی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے رینگتا ہوا اس کے پیچھے سے ہو کر ایک دم پھن اٹھا کر اس کے آگے آ گیا اور جتنی پھنکار مار سکتا تھا پھنکارنے لگا۔ لڑکی کے چہرے پر پہلے تو زبردست خوف چھا گیا مگر چونکہ فرعون مصر کی ممی نے اسے ناگ کیٹی اور عنبر کے بارے میں پہلے بتا دیا ہوا تھا اس لیے وہ سمجھ گئی کہ یہ ناگ ہے۔ لڑکی شکالی نے ذرا سا مسکرا کر کہا:

"تم ناگ ہو! کیٹی اور عنبر تو خیریت سے ہیں نا؟"

ناگ اور بھی زیادہ حیران ہوا کہ اس لڑکی کو ان لوگوں کے ناموں کا کیسے پتہ چلا۔ ناگ نے ایک ہلکی سی پھنکار ماری اور انسانی شکل میں آ گیا۔ لڑکی شکالی کے سامنے اب ایک بوڑھا آدمی فرش پر بیٹھا تھا جس کے چہرے پر جھریاں تھیں۔ ناگ نے پوچھا:

"تم کون ہو؟ تم ہمارے بارے میں کیا جانتی ہو؟ کیسے جانتی ہو؟"

شکالی نے ناگ کو ساری کہانی بیان کر دی اور کہا:

"ممی تمہاری تلاش میں گئی تھی مگر ابھی تک واپس نہیں آئی۔ وہ ضرور کسی مشکل میں پھنس گئی ہے۔"

ناگ نے کہا:

"میں عنبر کیٹی کو اوپر بلاتا ہوں۔"

ناگ نے خلائی جہاز کا دروازہ کھول دیا۔ سیڑھی اپنے آپ نیچے چلی گئی۔ عنبر اور کیٹی جب خلائی جہاز میں آئے تو ناگ نے اس کا تعارف شکالی سے کرایا۔ شکالی نے اپنی داستان بیان کی پھر فرعون مصر کی ممی کے بارے میں بتایا کہ وہ ان کو ڈھونڈنے گئی تھی۔

عنبر نے کہا:

"تم کب سے اس سیارے پیکر دھتون میں ہو؟"

شکالی نے جواب دیا:

"مجھے ایک ماہ پہلے یہاں اغوا کر کے لایا گیا تھا۔ اگر فرعون مصر کی ممی میری مدد نہ کرتی تو میں اب تک زندہ نہ ہوتی۔"

پھر شکالی نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا:

"تمہاری شکل ہی سے مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم کسی خلائی سیارے کی مخلوق ہو۔ تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ اصل میں تمہاری آنکھیں چوکور تھیں۔"

کیٹی نے کہا:

"شکالی تم نے بالکل ٹھیک اندازہ لگایا ہے۔ میری نیلی آنکھیں چوکور تھیں لیکن یہاں میری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ملاقات ایک ایسے جن دوست سے ہو گئی جس کی وجہ سے میری آنکھیں اب چوکور نہیں رہی ہیں۔ بہرحال یہ ایک لمبی کہانی ہے۔"

عنبر نے پوچھا:

"شکالی! کیا تم بتا سکتی ہو کہ فرعون مصر کی ممی بڑی کیسے ہوئی؟"

"یہ مجھے کچھ نہیں معلوم" شکالی نے کہا۔ "جب وہ میرے پاس لیبارٹری میں آئی تو وہ بڑے قد کی تھی۔"

کیٹی کہنے لگی:

"اب سوال یہ ہے کہ اسے کہاں ڈھونڈا جائے۔"

"وہ ضرور اس زرد تاج والی مُردہ عورت کے قابو میں آگئی ہے۔" شکالی نے کہا۔

ناگ آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں اگر بوڑھا نہ ہوتا تو ضرور اسے تلاش کرنے جاتا۔ لیکن میرا اپنا برا حال ہو رہا ہے"

عنبر بولا: "تم لوگ اس جگہ بیٹھو۔ میں ممی کو ڈھونڈنے جاتا ہوں۔"

کیٹی نے فوراً کہا:

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گی۔"

"نہیں نہیں کیٹی" عنبر بولا: "تمہیں اس خطرے میں نہیں پڑنا چاہیے۔ تمہارے پاس دو خلائی پستول موجود ہیں۔ تم یہاں اپنی حفاظت کر سکتے ہو۔ ویسے اس خلائی جہاز کی باڈی پر کسی ایٹمی شعاع کا اثر نہیں ہوتا۔ خلائی جہاز کے دروازے بند رکھنا میں ممی کو لے کر آگیا تو جہاز کی فولادی ٹانگ پر ہاتھ ماروں گا۔ تم دروازہ کھول دینا۔"

ناگ نے کہا:

"اپنی حفاظت کرنا عنبر! تمہیں پورے قد میں دیکھ کر ہم سب کو بڑی خوشی ہوئی ہے۔"

عنبر بولا: "اسی وجہ سے میری کھوئی ہوئی ساری طاقت واپس آگئی ہے اور مجھے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کا خوف نہیں ہے۔ میں جا رہا ہوں۔"

عنبر خلائی گن لیے بغیر خلائی جہاز سے نیچے اتر آیا۔ اس سیارے پر جیسے دن ختم گیا تھا۔ آسمان پر ستارے اسی طرح کھلے ہوئے تھے۔ اور ان کا رنگ سرخ ہی تھا۔ وہی بھورے رنگ کی ہلکی زردی مائل روشنی بکھری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوئی تھی۔ زرد دھند کی لہریں فضا میں لہراتی بل کھاتی گذر رہی تھیں۔ عنبر جلدی سے کیپٹن کو لے کر واپس آیا تھا ادھر ہی کو چل پڑا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ لیبارٹری والی دیوار کے شگاف سے تہہ خانے میں داخل ہو جائے گا اور پھر فرعون مصر کی ممی کو تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

بھورے اور زرد پتھروں والے میدان سے گذر کر عنبر بڑی آسانی اور تیزی کے ساتھ زرد دھند کی لہروں والے شگاف پر پہنچ گیا۔ زرد دھند کی لہریں شگاف کے اندر داخل ہو رہی تھیں اور اندر کی فضا میں جاتے ہی تحلیل ہو جاتی تھیں یعنی فضا میں جذب ہو جاتی تھیں عنبر کو ابھی تک راستے میں کوئی خلائی گارڈ نہیں ملا تھا۔ وہ شگاف میں سے گذر کر اندر چلا گیا۔

وہ اس کمرے سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ اچانک ٹھٹک کر ایک طرف ہو گیا۔

اس نے ایک خلائی گارڈ کو دیکھا جو ایک مشین کے ٹیبل پر جھکا ہوا تھا۔ وہ کمپیوٹر کے پرزوں کو ٹھیک کر رہا تھا۔ اس خلائی گارڈ نے بھی دوسرے خلائی گارڈ کی طرح زرد نائیلون کا خلائی لباس پہن رکھا تھا۔ اس

کا چہرہ بھی اس خلائی لباس میں چھپا تھا۔ صرف آنکھیں نظر آتی تھیں۔ سر پر ایک گول خلائی ہیلمٹ تھا۔ بیلٹ کے ساتھ خلائی گن لٹک رہی تھی۔ عنبر کو خیال آیا کہ اگر وہ اس خلائی گارڈ کا لباس خود پہن لے تو اسے فرعون مصر کی ممی کو تلاش کرنے میں آسانی ہو گی دوسری صورت میں اسے قدم قدم پر خلائی مخلوق کا مقابلہ کرنا پڑے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نئی مصیبت میں پھنس جائے۔

عنبر کے سامنے وہ ایک ہی خلائی گارڈ اس وقت موجود تھا جس کا خلائی لباس اتار کر وہ خود پہن سکتا تھا۔ عنبر دبے پاؤں چلتا خلائی گارڈ کے پیچھے آ گیا۔ اچانک گارڈ نے گھوم کر پیچھے دیکھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس کے سر پر عنبر کا ہتھوڑے ایسا مکا اپنا کام دکھا چکا تھا۔

خلائی گارڈ بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑا۔ عنبر اسے گھسیٹ کر پیچھے لے گیا۔ وہاں جا کر اس نے اس کا لباس اتار کر خود پہنا اور اسے اپنا لباس پہنا دیا۔ اس کے بعد اس کے دونوں ہاتھ پاؤں کس کر باندھ دیئے اور منہ میں رومال ٹھونس دیا تاکہ وہ ہوش آنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر آواز نہ نکال سکے۔

اب عنبر خود ایک خلائی گارڈ بن گیا تھا۔ مشین کے قریب آ کر اس نے کمپیوٹر کو دیکھا جس کی یہ خلائی گارڈ مرمت کر رہا تھا۔ عنبر نے اسے بند کر دیا اور کمرے سے نکل کر راہ داری میں آ گیا۔ یہاں سامنے سے ایک دوسرا خلائی گارڈ تیز تیز چلا آ رہا تھا۔ اس نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا:

"محافظون! جلدی چلو۔ کوئین تمہیں بلا رہی ہے"

عنبر کچھ سوچے سمجھے بغیر اس کے ساتھ چلنے لگا۔ وہ ایک دروازے میں سے گذر کر ایک ایسے کمرے میں پہنچا جو لمبوترا تھا اور جس کی چھت پر کئی بلب لگے تھے۔ دیوار میں ایک سرنگ سی بنی تھی جس میں شیشے کا ایک کیپسول موجود تھا۔ زرد تاج والی عورت اپنے چار محافظوں کے ساتھ وہاں کھڑی تھی۔ وہ غصے میں تھی۔ عنبر کو دیکھتے ہی بولی:

"محافظون! تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟"

عنبر نے اسی کی زبان میں آہستہ سے کہا:

"میں۔ میں کمپیوٹر ٹھیک کر رہا تھا۔"

"بکواس بند کرو۔ تم نہیں جانتے تھے کہ جس کام

پر میں تمہیں بھیج رہی ہوں وہ سوائے تمہارے اور کوئی نہیں کر سکتا تم نے پھر بھی مجھ سے انتظار کروایا۔"

عنبر کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ زرد تاج والی عورت نے جھڑک کر کہا:

"اب خاموش رہو۔ اور اپنے مشن پر جاؤ۔ خبردار۔ اس مشن سے ناکام مت لوٹنا۔"

عنبر کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ اسے کس مشن پر بھیجا جا رہا ہے۔ وہ خاموش کھڑا رہا۔

عورت نے غصے سے کہا:

"اب بیٹھتے کیوں نہیں کیپسول میں؟"

عنبر جلدی سے کیپسول کی طرف بڑھا جو دیوار کی سرنگ میں کھڑا تھا۔ یہ کیپسول ایک ننھی سی ریل گاڑی کے ڈبے کی طرح وہاں پڑا تھا۔ اس کے ساتھ دوسرا خلائی گارڈ بھی تھا جو اسے بلا کر لایا تھا۔ دونوں کیپسول میں بیٹھ گئے۔ دوسرے خلائی گارڈ نے ایک بٹن دبایا۔ کیپسول بجلی کی رفتار کے ساتھ سرنگ میں بھاگنے لگا۔ اور یہ کیپسول زمین کے نیچے ڈھلان پر دوڑنے لگا۔ آخر کئی جگہوں پر سے موڑ مڑتا کیپسول ایک راہ داری میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جا کر رک گیا۔ عنبر اور خلائی گارڈ باہر آ گئے۔ عنبر سوچ
رہا تھا کہ وہ آگے کدھر جائے گا۔ اسے تو اپنے مشن کا
پتہ ہی نہیں تھا۔

اس کے ساتھی خلائی گارڈ نے کہا:

"محاقون۔ تم ہچکچا کیوں رہے ہو؟ کیا تمہیں
معلوم نہیں کہ سامنے والے مردہ خانے میں تمہارا
شکار تمہارے سائنسی تجربے کا انتظار کر رہا ہے؟"

عنبر تیزی سے سامنے والے کمرے کی طرف بڑھا۔ اس
کا دروازہ بند تھا۔ قریب پہنچتے ہی دروازہ اپنے آپ
اٹھ گیا۔ دونوں خلائی گارڈ اندر چلے گئے۔ یہ مردہ خانہ
اس کا دروازہ بند ہو گیا۔ عنبر یہ دیکھ کر حیران ہو
گیا کہ مردہ خانے کی الماریوں میں کئی انسانی کھوپڑیاں
تھیں۔ ان کے نیچے لکھا تھا۔

"سیارہ زمین کے ان انسانوں کی کھوپڑیاں جو اغوا
کر کے یہاں لائے گئے"

عنبر آگے بڑھا تو اسے اور زیادہ حیرانی ہوئی کیو
سٹریچر پر فرعون مصر کی ممی پڑی تھی۔

خلائی گارڈ نے عنبر سے کہا:

"محاقون! اپنا آپریشن شروع کرو"

عنبر نے دیکھا کہ سٹریچر کے قریب میز پر طرح
طرح کے اوزار پڑے تھے۔ عنبر نے ممی کو ہاتھ لگایا
تو وہ برف کی طرح یخ تھی۔ اس کے ہاتھ لگنے سے
ممی نے اپنی آنکھیں کھول کر عنبر کو دیکھا۔ خلائی گارڈ
سامنے والے شیلف میں کسی شے کو تلاش کر رہا تھا۔

عنبر نے ممی کے کان کے قریب جھک کر کہا:

"مقدس ممی! میں عنبر ہوں۔ گھبراؤ نہیں"

فرعون مصر کی ممی کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔
اس نے دھیمی سرگوشی میں کہا:

"یہ سنگدل عورت زمین کے انسانوں اور مردہ
ممیوں کی کھوپڑیاں جمع کر رہی ہے۔ وہ کھوپڑیوں
کی ہڈیوں سے ایک ایسا سفوف تیار کرنے کی
کوشش میں ہے جس کے کھانے سے اس کے
جسم میں اتنی طاقت آ جائے گی کہ اسے کوئی
شکست نہیں دے سکے گا"

عنبر کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دوسرا خلائی گارڈ اس
کے پاس آ گیا اور بولا:

"تم کس سے باتیں کر رہے ہو محاقون؟"

عنبر نے جواب دیا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کسی سے نہیں۔"

"تو پھر کیا سوچ رہے ہو۔ اس مردے کی کھوپڑی
کیوں نہیں اتارتے؟"

"اتارتا ہوں۔"

یہ کہہ کر عنبر نے ایک اوزار ہاتھ میں پکڑا اور
خلائی گارڈ سے کہا:

"شیلف میں سے پلاسٹک کا رومال نکال لاؤ۔"

جونہی خلائی گارڈ شیلف کی طرف گھوما عنبر نے
اس کی گردن کو دبوچ لیا۔ خلائی گارڈ تڑپا۔ اس نے
اپنی بیلٹ میں سے خلائی گن نکال کر عنبر پر فائر کر
کی کوشش کی مگر عنبر کی گرفت اتنی طاقتور تھی کہ
گارڈ کا سانس بند ہو گیا اور اس کے بازو نکلنے

وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

عنبر نے اسے فرش پر ڈال کر اس کی خلائی گ
نکال کر پرے پھینک دی اور فرعون مصر کی ممی
سے کہا:

"کیا تم اٹھ سکتے ہو؟"

فرعون مصر کی ممی نے کہا:

"سامنے شیلف میں سبز رنگ کی بوتل میں ایک

دوائی پڑی ہے۔ اس کے چند قطرے میرے
منہ میں ٹپکا دو۔ میری طاقت واپس آ جائیگی۔"

عنبر شیلف میں سے سبز رنگ کی بوتل نکال لایا۔ سبز
دوائی کے چند قطرے حلق میں گئے تو ممی میں طاقت
آ گئی۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ عنبر نے کہا:

"اگر ہم کیپسول میں بیٹھ کر واپس گئے تو پکڑے
جائیں گے۔ تم پر خلائی گارڈ نے فائر کر دیا تو
تم آگ میں جل جاؤ گے۔"

فرعون مصر کی ممی کہنے لگی:

"اس شیلف میں ایک خفیہ بٹن ہے۔ میں نے
ایک بار زرد تاج والی عورت کو اس کے پیچھے
سے نکلتے دیکھا ہے۔"

عنبر اور ممی شیلف میں خفیہ بٹن تلاش کرنے لگے۔
چوتھے شیلف میں ایک جگہ سبز بٹن اوپر کو ابھرا ہوا
تھا۔ عنبر نے اسے دبایا تو شیلف آہستہ آہستہ باہر کو
نکلنے لگا۔ وہاں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ دوسری طرف
ایک زینہ بنا ہوا تھا جو اوپر کو جاتا تھا۔ عنبر اور ممی
اس زینے پر چڑھنے لگے۔ یہاں دھیمی روشنی تھی۔ زینہ ایک
راہداری میں نکل آیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اچانک پیچھے سے کسی نے مصری ممی پر فائر کر دیا۔ فائر کی تیز شعاع سامنے والی دیوار پر لگی جس سے وہاں آگ لگ گئی۔ عنبر نے پلٹ کر اپنی خلائی گن سے جوابی فائر کر دیا۔ اس کے پیچھے اس کا ساتھی خلائی گارڈ کھڑا تھا۔ عنبر کا فائر اس کے سینے پر جا کر لگا۔ ایک ہلکے سے دھماکے سے خلائی گارڈ شعلہ بن کر بھڑکا اور بجھ کر بھسم ہو گیا۔ عنبر ممی کو لے کر تیزی سے آگے بڑھا۔ راہ داری میں آگ لگ گئی تھی اور شعلے بھڑکنے لگے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ایک بڑے دروازے کی طرف بڑھے۔ یہاں دو خلائی گارڈ آگ کو دیکھ کر ان کی طرف بھاگے۔

عنبر نے کہا:

"جلدی سے آگ بجھاؤ۔"

خلائی گارڈ نے پوچھا:

"تم اسے لے کر کہاں جا رہے ہو؟"

"کوئین نے بلایا ہے۔" عنبر بولا:

وہ مصری ممی کو لے کر دروازے کی طرف چلا ہی تھا کہ خلائی گارڈ کو شک پڑ گیا۔ وہ خلائی گن نکال کر فائر کرنے ہی لگے تھے کہ عنبر نے ایک کے بعد دوسرا فائر

کر کے دونوں خلائی گارڈوں کو وہیں ڈھیر کر دیا۔

سامنے دروازہ تھا۔ اسے کھول کر عنبر اور ممی باہر نکل آئے۔ باہر کھلا میدان تھا۔ وہ دونوں اپنے خلائی جہاز والی پہاڑی کی طرف تیز تیز چلنے لگے۔ جب وہ پہاڑی کے قریب پہنچے تو پیچھے مڑ کر دیکھا زیر زمین تہہ خانے کے خفیہ سوراخوں اور روشن دانوں میں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے تھے۔ وہاں سے شور کی آوازیں آ رہی تھیں۔ دوڑتے ہوئے وہ اپنے خلائی جہاز کے پاس آ گئے۔

عنبر نے جہاز پر تین بار دستک دی۔ اوپر کیپٹی اور ناگ اسی دستک کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے فوراً خلائی جہاز کا دروازہ کھول دیا۔ سیڑھی اپنے آپ نیچے آ گئی۔ ممی اور عنبر سیڑھی چڑھ کر جہاز میں آ گئے۔ سیڑھی اوپر آ گئی۔ دروازہ بند کر دیا گیا۔

عنبر نے سکھ کا سانس لیا۔ لڑکی شکالی بھی وہیں موجود تھی۔ فرعونِ مصر کی ممی نے کہا:

"عنبر! مجھے امید ہے کہ اس لڑکی شکالی سے تمہارا تعارف ہو چکا ہوگا۔"

کیپٹی بولی: "شکالی بہن نے خود ہی اپنا تعارف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرا دیا تھا۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تم لوگ صحیح سالم واپس آ گئے۔"

اتنے میں باہر شور بلند ہوا۔ سیارہ سیکرو بھتوں کے خلائی گارڈ اپنی ملکہ زرد تاج والی عورت کے ساتھ وہاں پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے خلائی جہاز پر فائرنگ شروع کر دی۔ خلائی گنوں سے فائر ہوتے شعلے خلائی جہاز کی باڈی سے ٹکرا کر دھماکے پیدا کر رہے تھے۔ مگر خلائی جہاز پر اس فائرنگ کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

عنبر، کیٹی، شکالی، ناگ اور ممی خلائی جہاز کے کیبن میں آ گئے۔ کیٹی نے بٹن دبا کر خلائی راکٹ چلا دیا۔ خلائی جہاز کے نیچے ایک نیلے رنگ کا زبردست شعلہ بھڑکا اور جہاز اپنے آپ اوپر اٹھنے لگا۔ جہاز کے تینوں پاؤں جہاز کے اندر چلے گئے۔ نیچے سے سیکرو بھتوں کی خلائی مخلوق اس پر برابر فائرنگ کر رہی تھی۔

مگر خلائی جہاز اوپر اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ پہاڑوں کی چوٹیوں کے اوپر آ کر عنبر اور کیٹی نے نیچے دیکھا۔ خلائی مخلوق کی لیبارٹری اور دوسرے زیر زمین تہہ خانوں میں سے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے اوپر بلند ہو رہے

تھے۔ ان کا خلائی جہاز دیکھتے دیکھتے کئی ہزار میل کی بلندی پر آسمان کی وسعتوں میں پہنچ گیا۔

فرعون مصر کی ممی ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئی۔ ناگ اس کے قریب ہی دوسری کرسی پر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ کیوں کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا اس لیے زیادہ بات چیت نہیں کر سکتا تھا۔ اسے ہر وقت نیند آتی رہتی تھی۔

کیبن روم میں کیٹی عنبر اور دوسری خلائی لڑکی شکالی ہی تھے۔ جب ان کا خلائی جہاز سیکرو بھتوں سیارے سے بہت دور نکل آیا تو عنبر نے کیٹی سے سوال کیا کہ اب وہ کدھر جا رہی ہے؟

کیٹی نے کہا:

"مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ خلائی جہاز کا رُخ کسی دوسری گلیکسی یعنی دوسری کائنات کی طرف ہے۔"

شکالی نے ڈائیل اور کمپیوٹر کی سکرین پر ابھرتے ہوئے ہندسوں کو دیکھا اور بولی:

"عنبر بھائی! ہمارا جہاز ایک خطرناک سیارے کی سمت چلا جا رہا ہے۔"

"کیا مطلب؟" عنبر نے چونک کر پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شکالی نے کہا:

"اس کائنات کی کھلی فضا میں اربوں میل کے فاصلے پر ایک بلیک ہول سیارہ ہے جس کی کشش اتنی زیادہ اور قیامت خیز ہے کہ اگر سیکرو بھتون سے بھی سو گنا بڑا سیارہ اس کی حدودِ کشش کے قریب سے گذرے تو بلیک ہول سیارہ اسے اپنے اندر کھینچ کر گم کر دے گا"

کیٹی نے ڈائیل کی سوئی کی طرف دیکھتے ہوئے عنبر سے کہا:

"شکالی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ ہمارا رُخ اسی خطرناک بلیک ہول سیارے کی طرف ہے"

عنبر نے پوچھا:

"کیا ہم اپنے جہاز کو کسی دوسری سمت نہیں ڈال سکتے؟ کیا ہم اسے واپس اپنی زمین کی طرف نہیں لے جا سکتے؟"

کیٹی نے کہا:

"اپنی زمین کی طرف واپس جانا اس لیے ناممکن ہے کہ زمین کی سمت بتانے والا راڈار بند ہو گیا ہے۔ کیوں کہ ہم اپنی زمین سے بے اندازہ

دُور آ چکے ہیں۔ ہاں میں اسے بلیک ہول سیارے کی کشش سے بچانے کی کوشش کرتی ہوں"

شکالی بھی کیٹی کی مدد کرنے لگی۔

شکالی نے کہا:

"اس گلیکسی میں ہمیں ایک ہی راستہ محفوظ نظر آ رہا ہے جو میرے اپنے سیارے سیناٹھتون کی طرف جاتا ہے۔ اگر تم خلائی جہاز لے کر میرے سیارے سیناٹھتون پر چلے چلو تو میرا باپ تمہاری مدد کرے گا۔ ہو سکتا ہے۔ وہاں سے تم اپنی زمین کی طرف واپس جا سکو"

عنبر نے کیٹی سے کہا:

"شکالی کا خیال مجھے پسند آیا ہے کیٹی۔ جہاز کا رُخ شکالی کے سیارے سیناٹھتون کی طرف موڑنے کی کوشش کرو"

اگرچہ خطرناک کشش والا سیارہ بلیک ہول اربوں میل کے فاصلے پر تھا مگر خلائی جہاز کے ڈائیل پر اس کی کشش ابھی سے ریکارڈ ہونا شروع ہو گئی تھی۔ شکالی اور کیٹی نے اپنے خلائی تجربے سے کام لیتے ہوئے خلائی جہاز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رُخ اس طرف موڑ دیا جہاں دس ارب کلو میٹر کے فاصلے پر شکالی کا سیارہ سیناتھوں واقع تھا۔

○

اب ماریا کے پاس چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ وہ کس حالت میں ہے۔ اس کے بعد ہم ہزاروں سال پیچھے تاریخ میں جا کر خلائی انسان اور سُرخ بالوں والی امریکی لڑکی جولی کی خبر لیں گے۔ لیکن سب سے پہلے ہم ماریا کی طرف چلتے ہیں۔

آپ پڑھ چکے ہیں کہ جب زمین پر ایٹمی جنگ کی وجہ سے چاروں طرف تباہی پھیل گئی تو کیپٹن عنبر ناگ اور مصری ممی خلائی مخلوق کے خلائی جہاز میں سوار ہو کر خلا کی طرف پرواز کر گئے۔ جب کہ بندھیا چل کے مندر میں سے کالو پجاری ماریا کو ساتھ لے کر ایلورا کے غاروں کی طرف نکل گیا۔ ماریا پر کالو پجاری کے جادو کا اثر تھا۔ وہ اس کے اشاروں پر چل رہی تھی۔

کالو پجاری ماریا کو لے کر طلسمی کھڑاؤں کی مدد سے ہوا میں اڑتا ہوا ہندوستان کے جنوب کی طرف ایک بہت بڑے سیاہ پہاڑ کے دامن میں پہنچ گیا۔ یہاں ہمالیہ

کی برفوں کا طوفانی سیلاب اُتر چکا تھا۔ مگر ہر طرف تباہی مچی تھی۔ درخت گرے پڑے تھے۔ کوئی انسان یا جانور نظر نہیں آ رہا تھا۔ ایٹمی تابکاری نے یہاں تک اثر کیا تھا۔ کہیں کوئی بستی بھی نہیں دکھائی دے رہی تھی۔

کالو پجاری نے ماریا کو اپنے کاندھے پر بٹھا رکھا تھا۔ اگرچہ ماریا غائب تھی مگر وہ کالو پجاری کو اس کے جادو کی وجہ سے صاف نظر آ رہی تھی۔ کالو پجاری بہت بڑے سیاہ پہاڑ کے دامن میں اتر کر ایلورا غار کے دروازے کی طرف بڑھا۔ یہ دروازہ پہاڑ کھود کر بنایا گیا تھا۔ اس کی دونوں طرف چھوٹے قد کے چار چار ستون کھڑے تھے۔ بیچ میں ایک راستہ اندر ایلورا کے غار کو جاتا تھا۔ ایلورا کے غار ہزاروں برس پہلے ہندو پجاریوں نے کئی سال لگا کر پہاڑ کھود کھود کر بنائے تھے اور اندر دیوی دیوتاؤں کے بُت اور مورتیاں بنائی تھیں۔

ان مورتیوں کے بارے میں وہاں مشہور تھا کہ آدھی رات کو یہ مورتیاں زندہ ہو جاتی ہیں اور آپس میں باتیں کرتی ہیں اور اگر کوئی سیاح اس غار میں بھٹک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر وہیں رہ جائے تو اسے زندہ نہیں چھوڑتے۔ جادوگر یہاں آ کر ان مورتیوں پر طلسم بھی کرتے تھے۔

کالو پجاری اس غار سے اچھی طرح واقف تھا۔ یہاں وہ بیٹھ کر کالے علم کی ریاضت کرتا رہا تھا۔ کالو پجاری جس غار میں سے گزر رہا تھا اس کی چھت کافی اونچی تھی۔ دونوں جانب دیواروں پر بے شمار مورتیاں پتھروں میں سے تراشی گئی تھیں۔ غار میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ستونوں کے دروازے بنے ہوئے تھے۔ ماریا ان مورتیوں دروازوں اور غار کی چھت کو خاموش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس کا دماغ بس اتنا ہی کام کر رہا تھا کہ وہ کالو پجاری کی غلام ہے اور اس کا ہر حکم ماننا اس کا فرض ہے۔

کالو پجاری کئی سرنگوں اور غاروں میں سے ہوتا ہوا سیڑھیاں اتر کر ایک ایسے غار میں آ گیا جس کی چھت اونچی نہیں تھی۔ یہاں ایک کوٹھڑی میں داخل ہو کر کالو پجاری نے ماریا کو اتار کر کہا:

"ماریا سندری! تم یہاں کونے میں بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں۔ تم یہاں سے باہر مت جانا۔"

ماریا نے کہا:

"جو حکم مہاراج"

کالو پجاری باہر چلا گیا۔ ماریا خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد کالو پجاری واپس آیا۔ اس نے ماریا سے کہا:

"ماریا سندری! دیوتا تیرے میرے بیاہ پر راضی ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ تم زندہ حالت میں واپس آ جاؤ۔ تمہیں غیبی حالت سے زندہ انسانی حالت میں لانے کے لیے مجھے سات دن کا چلّہ کاٹنا پڑے گا۔ یہ چلّہ میں اسی غار میں یہاں سے چند قدم دور مہادیو کے بڑے بُت کے سامنے کاٹوں گا۔ جب چلّہ مکمل ہو جائے گا تو پھر تم زندہ گوشت پوست کی عورت بن جاؤ گی اور میں تم سے بیاہ رچا لوں گا۔"

ساری رات کالو پجاری کوٹھڑی میں بیٹھا دیوتاؤں کے بھجن گاتا اور اشلوک پڑھتا رہا۔ دوسرے روز اس نے ماریا سے کہا:

"ماریا سندری! میں سات دن کی ریاضت کرنے، چلّہ کاٹنے مہادیو کی مورتی کے آگے بیٹھنے جا رہا ہوں۔ تم ان سات دنوں میں یہاں سے باہر مت نکلنا۔ نہ میرے قریب آنے کی کوشش کرنا۔ نہیں تو آگ کا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شعلہ بن کر جل جاؤ گی۔ اب میں جاتا ہوں۔"

کالو پجاری کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔ ماریا اپنی جگہ پر چپ چاپ بیٹھی رہی۔ اس کے دل میں ایک پل کے لیے بھی وہاں سے چلے جانے کا خیال نہیں آیا تھا۔ وہ تو کالو پجاری کی غلام تھی۔ اس کے جادو کے اثر میں تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سانپ نے مدد کی

پہلی رات گذر گئی۔

ماریا اپنی کوٹھڑی میں چپ چاپ بیٹھی رہی۔ اس پر کالو پجاری کا جادو تھا۔ وہ اپنی مرضی سے باہر قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔ دوسری رات بھی گذر گئی۔ کالو پجاری ماریا کی کوٹھڑی سے تھوڑی دور اسی ایلورا غار کی ایک کوٹھڑی میں مہادیو کی مورتی کے سامنے اپنے ارد گرد دائرہ بنائے۔ چلہ کاٹ رہا تھا۔ صرف ایک بار دن میں وہ اٹھ کر غار سے باہر جاتا اور پھر اسی طرح اپنی زبان بند رکھے اپنے دائرے کے اندر آ کر بیٹھ جاتا اور چلتے کے اشلوک پڑھنے لگتا۔

تیسری رات آئی تو ماریا کو آدھی رات کے بعد گھنگھروؤں کی دھیمی آوازیں سنائی دیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے دور کہیں دیوداسیاں رقص کر رہی ہیں۔ کچھ دیر یہ آواز آتی رہی پھر بند ہو گئی۔ تیسری رات بھی گذر گئی۔ جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چوتھی رات آئی تو آدھی رات کے بعد پھر وہی گھنگھروؤں کی آواز آئی۔ اس کے ساتھ ہی ماریا کو محسوس ہوا کہ کوٹھڑی میں بڑی میٹھی اور سحر طاری کرنے والی خوشبو پھیل رہی ہے۔ ماریا نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ کوٹھڑی میں اندھیرا چھایا تھا۔ پھر بھی ماریا کو نظر آ رہا تھا۔ اندھیرے میں کوئی نہیں تھا۔ خوشبو بھی آ رہی تھی اور گھنگھروؤں کی آواز بھی پھر اسے محسوس ہوا کہ گھنگھرو کی آواز قریب آ رہی ہے جیسے کوئی دیوداسی چلتی ہوئی اس کی طرف بڑھ رہی ہے

ماریا اپنی جگہ پر دیوار کے ساتھ لگی بیٹھی آنکھیں کھولے کوٹھڑی کے کھلے دروازے کو تک رہی تھی۔ گھنگھروؤں کی ہلکی ہلکی آواز اس کی کوٹھڑی کے قریب آ کر رک گئی اب ماریا نے دیکھا کہ کوٹھڑی کے دروازے میں ایک خوبصورت دیوداسی کھڑی ہے جس نے گلاب اور رجنی گندھا کے پھولوں کے زیور پہن رکھے ہیں۔ بالوں میں بھی گلاب کے پھولوں کا جوڑا سجا ہے۔ چہرے پر بے حد معصومیت اور بھولپن ہے۔ آنکھوں میں نورانی چمک ہے۔ ماریا اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ دیوداسی آہستہ آہستہ چلتی گھنگھرو چھنکاتی کوٹھڑی کے اندر آ کر ماریا کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی ماریا اگرچہ غائب تھی لیکن ماریا کو یقین ہو گیا کہ

یہ دیوداسی اسے دیکھ رہی ہے۔ دیوداسی نے دھیمے مگر بڑے میٹھے لہجے میں کہا:

"ماریا سندری! کیا تم میرے ساتھ چلو گی؟"

ماریا چونکہ کالو پجاری کے جادو کے اثر میں تھی۔ اس لیے بولی:

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی۔ میں کالو پجاری کی بیوی بننے والی ہوں۔ تم یہاں سے چلی جاؤ۔"

دیوداسی مسکرائی۔ اس کے سفید دانت موتیوں کی طرح چمک رہے تھے۔ اس نے ماریا سے کہا:

"ماریا سندری! تم پر کالو پجاری کا جادو ہے۔ یہ تم خود نہیں بول رہی ہو۔ کالو کا جادو بول رہا ہے۔ میرے ساتھ آ جاؤ۔"

ماریا نے جھٹ کہا:

"ہرگز نہیں۔ میں اپنے ہونے والے خاوند کالو پجاری کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔ نہیں تو میں کالو پجاری کو پکار کر بلا لوں گی۔"

اس پر دیوداسی نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ کی ہتھیلی میں سے نورانی روشنی کی ایک لکیر نکلی اور ماریا کے سر سے ٹکرا کر آگے نکل گئی۔ روشنی کی لکیر بجھ گئی۔ اس روشنی کے ٹکرانے سے ماریا کی ساری یادداشت واپس آ گئی۔ اب اسے سب کچھ یاد آ گیا کہ کالو پجاری نے کس طرح اس پر جادو کر کے اسے عنبر ناگ اور کیٹی کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا۔ ماریا نے دیوداسی کی طرف دیکھ کر کہا:

"دیوداسی! تم نے میرے ذہن کو پھر سے روشن کر دیا ہے۔ کالو پجاری مجھے اپنے دشمن کے روپ میں نظر آ گیا ہے۔ مگر میرا جسم اس کے جادو میں بندھا ہوا ہے۔ میں اگر چاہوں بھی تو کالو پجاری سے بھاگ نہیں سکتی۔ کیا تم میری مدد کرو گی؟"

دیوداسی نے مسکرا کر کہا:

"ماریا سندری! میں تمہاری مدد کرنے ہی یہاں آئی ہوں۔"

ماریا اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے دیوداسی سے کہا:

"مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھی ناگ عنبر اور کیٹی کہاں ہیں۔ کس حال میں ہیں؟"

دیوداسی نے جواب دیا:

"ان کا بھی سراغ مل جائے گا۔ تم میرے ساتھ آؤ۔"

ماریا نے قدم بڑھایا تو اسے اپنے پاؤں من من بھاری لگے۔ وہ اپنا قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔ اس نے دیوداسی سے کہا:

"میرے قدم چٹان کی طرح بوجھل ہو گئے ہیں۔ یہ کالو پجاری کے جادو کا اثر ہے۔ اسے پتہ چل گیا ہے کہ میرے ذہن سے اس کے جادو کا اثر ختم ہو گیا ہے مگر وہ چلّے میں بیٹھا ہے۔ وہاں سے باہر نہیں نکل سکتا۔ لیکن اس نے اپنے جادو سے میرے پاؤں پتھر کے بنا دیئے ہیں۔"

دیوداسی کہنے لگی:

"اس سے زیادہ وہ تم پر کچھ اور جادو نہیں کر سکتا۔ تم میرا ہاتھ تھام لو۔"

دیوداسی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ ماریا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر قدم اٹھایا تو اس کے پاؤں ایک دم ہلکے پھلکے ہو گئے۔ اور وہ دیوداسی کے ساتھ چلتی کوٹھڑی سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر آ گئی۔ باہر آتے ہی جس طرف کالو پجاری اپنے ارد
گرد دائرہ کھینچ کر چلّہ کر رہا تھا۔ اس طرف سے اچانک
شیر کی دھاڑ کی آواز سنائی دی۔ ماریا تھوڑا سا ڈر کر پیچھے
ہٹی۔ کیوں کہ اس پر ابھی کالو پجاری کے جادو کا اثر
موجود تھا۔ ورنہ ماریا کبھی نہیں ڈری تھی۔ دیوداسی نے
اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کرتے ہوئے کہا:

"ڈرو مت۔ تم میرے ساتھ ہو۔ میں نیکی اور
معصومیت کی دیوی ہوں اور نیک اور معصوم
لوگوں پر جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ آؤ میرے ساتھ۔"

دیوداسی ماریا کو لے کر غار میں دوسری طرف بڑھی
وہ غاروں کے تین دروازوں میں گزر کر ایک بڑے
دالان میں آ گئیں یہاں چاروں طرف دیواروں پر پتھر کی
مورتیاں بنی ہوئی تھیں۔ دیوداسی ایک بڑی مورتی کے
سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ یہ دیوی درگا کی مورتی تھی۔
دیوداسی نے بڑے ادب سے ہاتھ باندھ کر کہا:

"درگا دیوی! تمہارے حکم سے میں ماریا سندری
کو یہاں لے آئی ہوں۔ اب آگے تو اس کی
مدد کر۔ تو اس کے دل کا حال بھی جانتی ہے
اور کالو پجاری کے جادو کو بھی سمجھتی ہے۔"

درگا مورتی پتھر کی تھی۔ اس میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس
نے اپنی پتھریلی پلکیں اوپر اٹھائیں۔ پھر اس کے ہونٹ
ہلے اور ماریا کو ایک نہایت نرم اور دل پر اثر کرنے
والی آواز سنائی دی:

"ماریا! کالو پجاری تیرے ساتھ ظلم کرنے والا تھا
میں نے اس ظلم کو برداشت نہیں کیا اور تجھے
اپنی خاص دیوداسی بھیج کر اپنے پاس بلا لیا"

ماریا نے کہا:

"اے عظیم درگا دیوی! مجھے اس مکروہ شیطان سے
بچا لو یہ میری زندگی تباہ کر دے گا"

درگا دیوی نے کہا:

"کالو پجاری نے کالا علم یم دوت سے حاصل
کیا ہے جو تباہی اور موت کا دیوتا ہے اور
اس کی طاقت مجھ سے زیادہ ہے۔ میں نے اس
غار کے اندر کالو پجاری کے جادو کو تم پر بے اثر
کر دیا ہے مگر اس غار کے باہر میرا جادو
نہیں چلتا۔"

ماریا نے سوال کیا:

"درگا ماتا! کیا میں اسی طرح اس غار سے باہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قرار نہیں ہو سکتی؟"

درگا دیوی بولی :

"یہی مشکل بات ہے۔ کالو پجاری کے جادو نے اس غار کے آگے صرف تمہارے لیے شیشے کی ایک ایسی دیوار کھڑی کر دی ہے کہ اگر تم اس میں سے گذرو گی تو تمہارے جسم کی ساری شعاعوں اور ذروں کو آگ لگ جائے گی۔"

ماریا تو پریشان ہو گئی۔ اب دیوداسی نے ہاتھ باندھ کر عرض کی :

"مہا دیوی! ماریا سندری ایک معصوم دل کی بھولی بھالی نیک لڑکی ہے۔ یہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہزاروں سال کے واپسی کے سفر پر ہے۔ اس کی مدد کی جائے۔"

درگا دیوی نے کہا :

"ماریا سندری! تیرا دل گناہ کے خیال سے پاک ہے جس بچی کا ذہن میں بُرے خیال نہیں آتے جس کا دل گناہ اور بُرے خیال سے پاک ہوتا ہے خدا یا بھگوان یا ایشور اس کی مدد کرتا ہے۔ مجھے بھی میرے بھگوان اور تمہارے خداوند کی

طرف سے تمہاری مدد کرنے کا حکم ملا ہے۔"

ماریا نے درگا دیوی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا :

"مہا دیوی! مجھے کالو پجاری کے ظلم سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟"

درگا دیوی بولی :

"اس غار میں اگر تم کسی حالت میں بھی رہو گی تب بھی کالو پجاری تمہیں ایک بار پھر اپنے جادو میں جکڑ لے گا۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ تم میرے سر کے بالوں کے جوڑے میں آ کر چھپ جاؤ۔ پھر میں تمہارے لیے کچھ سوچوں گی۔"

دیوداسی نے ماریا سے کہا کہ جیسا درگا دیوی نے کہا ہے وہ ویسے ہی کرے۔ ماریا پہلے ہی غائب تھی وہ ایک ننھی سی لہر بن کر درگا دیوی کے سر کے پتھریلے بالوں کے جوڑے میں آ کر ایک سوراخ میں چھپ گئی۔ درگا دیوی کے بال پتھر کے بنے ہوئے تھے۔ ان بالوں کی پتھریلی جالی میں سے اسے باہر کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کر دیوداسی جو اسے وہاں لائی تھی سامنے والی دیوار میں ایک جگہ پتھر کی مورتی بن کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑی ہو گئی۔

پتھر کی مورتیوں والے اس دالان میں سناٹا چھا گیا۔ رات گذر گئی۔ دن نکلا تو کالو پجاری نے روز کی طرح اپنے طلسمی دائرے سے اٹھ کر باہر جانے کے لیے دائرے سے نکل کر اپنی کوٹھڑی میں جھانکا تو اسے ماریا نظر نہ آئی۔ وہ پریشان ہو گیا کہ ماریا کہاں چلی گئی۔ اس نے سارا غار چھان مارا لے ماریا کہیں نہ ملی۔ پھر وہ غار سے باہر جا کر ماریا کو تلاش کرنے لگا۔ اس نے کئی بار ماریا کو سندری! سندری! پکار کر آوازیں بھی دیں مگر ماریا وہاں ہوتی تو جواب دیتی۔

کالو پجاری سخت غصے اور ناامیدی کی حالت میں واپس غار میں آ گیا۔ یہاں آ کر اس نے ایک بار پھر کوٹھڑی کو غور سے دیکھا۔ ماریا واقعی وہاں نہیں تھی۔ کالو پجاری کا چلہ بھی بھنگ ہو رہا تھا یعنی خراب ہو رہا تھا۔ اس نے فوراً ایک طلسم پڑھا اور یم دُوت دیوتا کے دربار میں حاضر ہو کر کہا:

"مہاراج! ماریا سندری غار میں سے غائب ہو گئی ہے۔"

یم دُوت نے کہا:

"وہ درگا دیوی کے سر کے جوڑے میں چھپی ہوئی ہے۔ ماریا کے دماغ سے تمہارے جادو کا اثر ختم ہو چکا ہے۔ صرف اس کے لیے ایلورا غار کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ تم سے غلطی ہو گئی۔ تمہیں ماریا کو بھی اپنے ساتھ جادو کے دائرے کے اندر بٹھانا چاہیے تھا۔"

کالو پجاری بولا:

"مہاراج ماریا سندری میرے ہاتھ سے چلی گئی تو یہ میرے جادو کی۔ آپ کے طلسم کی بے عزتی ہو گی۔"

یم دُوت بولا:

"درگا دیوی نیکی اور علم کی مہا دیوی سرسوتی دیوی کی چیلی ہے۔ اس پر میرا جادو نہیں چل سکتا۔ اس لیے جاؤ۔ غار میں جا کر بیٹھو اور اس وقت کا انتظار کرو جب ماریا سندری دیوی درگا کے جوڑے سے باہر نکل کر زمین پر آئے۔ پھر تم اس پر اپنا جادو چلا سکتے ہو۔ اس کے سوا میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ جاؤ۔"

کالو پجاری یم دُوت کے دربار سے واپس آ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایلورا کے غار میں آتے ہی وہ سیدھا اس دالان میں پہنچا جہاں درگا دیوی کا بت دیوار میں بنا تھا۔ اس نے درگا دیوی کے سر کے بالوں کی طرف دیکھ کر کہا:

"درگا دیوی! اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے تم نے مجھے شکست دے دی ہے اور میری ہونے والی بیوی ماریا سندری کو اپنے سر کے بالوں میں چھپا لیا ہے لیکن میں اسے حاصل کر کے رہوں گا۔ تم زیادہ دیر تک ماریا سندری کو اپنے پاس نہیں رکھ سکو گی بہتر یہی ہے کہ چپکے سے ماریا سندری میرے حوالے کر دو۔"

درگا دیوی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"تم برائی کے پجاری ہو۔ تم بدی کرنے والے آدمی ہو۔ ماریا سندری کو تم نے زبردستی قید کر رکھا تھا اور اسے اس کے دوستوں کا دشمن بنا دیا تھا۔ اب اس کا ذہن تمہارے جادو سے پاک ہو چکا ہے۔ بہت جلد اس کا جسم بھی تمہارے جادو سے آزاد ہو جائے گا۔ میں اسے تمہارے حوالے نہیں کروں گی۔"

ماریا اور دیوداسی یہ گفتگو خاموشی سے سن رہی تھیں۔

کالو پجاری نے چلّا کر کہا:

"میں اس غار کی ساری مورتیوں کو اپنے جادو کے زور سے پاش پاش کر دوں گا۔ میں ماریا سندری کو تم سے چھین کر لے جاؤں گا۔"

یہ کہہ کر کالو پجاری بڑے سخت غصّے میں پھنکارتا دالان میں سے نکل کر اپنی اس کوٹھڑی کی طرف چلا گیا جہاں وہ چلّہ کر رہا تھا۔ اس کا چلّہ تباہ ہو گیا تھا جب ماریا سندری ہی اس کے قبضے میں نہیں تھی تو اب چلّہ کاٹنے کا کیا فائدہ تھا۔ کالو پجاری کے عیّار دماغ نے سوچنا شروع کر دیا کہ وہ درگا دیوی کو کس طریقے سے شکست دے سکتا ہے۔

کالو پجاری ایلورا غار میں کبھی کبھی آتا تھا۔ جب کہ درگا دیوی اور دیوداسی کی مورتیاں اس غار میں دو ہزار سال سے موجود تھیں اور اس غار کے کئی خفیہ راستوں کا انہیں پتہ تھا۔ جب کالو پجاری چلا گیا تو درگا دیوی کی مورتی نے ماریا سے کہا:

"ماریا سندری! مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں دوست کے چیلے کالو پجاری کے کالے جادو کا مقابلہ کر سکوں۔ اس نے غار کے دروازے پر ...حل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جو جادو کی نظر نہ آنے والی دیوار کھڑی کر رکھی ہے میں اسے نہیں گرا سکتی۔"

ماریا نے پریشان ہو کر کہا:

"تو کیا مجھے ہمیشہ کے لیے اس غار میں ہی رہنا پڑے گا؟"

درگا دیوی کہنے لگی:

"نہیں میں اس کا بندوبست کرتی ہوں مجھے ایک ایسے خفیہ راستے کا علم ہے جو تمہیں اس پرانے غار سے باہر لے جائے گا۔ یہ راستہ کالو پجاری کو معلوم نہیں ہے۔ میری دیوداسی تمہاری مدد کریگی۔"

درگا دیوی نے دیو داسی کی مورتی کی طرف دیکھ کر کہا:

"دیوداسی! تم ماریا سندری کی مدد کرو۔ اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور گوتم بدھ والی غار سے اسے باہر نکال دو۔"

دیوداسی کی مورتی دیوار کے طاق میں سے اتر کر نیچے آ گئی۔ درگا دیوی نے ماریا سے کہا:

"یہ غار تمہیں ان پہاڑوں کی دوسری طرف لے جائے گا۔ اس غار سے نکلتے ہی تمہارے جسم کی شعاعوں پر کالو پجاری کے جادو کا اثر ختم

ہو جائے۔ تم ایک جنگل میں پہنچ جاؤ گی۔ وہاں سے تم اپنا رُخ جنوب کی طرف کر لینا۔ جنوب میں جہاں ہندوستان کی تکونی سرحد ختم ہوتی ہے اس کے آگے لنکا کا ملک آ جائے گا۔ وہاں پہنچ کر تم کالو پجاری کے پنجے سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو جاؤ گے۔ جاؤ۔ بھگوان تمہاری حفاظت کرے۔"

ماریا درگا دیوی کے بالوں میں سے نکل آئی۔ اس نے درگا دیوی سے کہا

"میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں درگا دیوی! تم نے میری بہت مدد کی ہے۔ اب ایک مدد اور کرو۔ کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کر میرے ساتھی عنبر ناگ اور کیٹی کہاں ہیں؟"

درگا دیوی نے کہا:

"ان کے بارے میں، میں تمہیں صرف اتنا بتا سکتی ہوں کہ وہ اس زمین پر نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ مجھے کچھ علم نہیں ہے۔"

ماریا نے ایک بار پھر درگا دیوی کا شکریہ ادا کیا اور دیوداسی کے ساتھ مورتیوں کے دالان سے نکل کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک سرنگ میں داخل ہو گئی۔ اس سرنگ کا راستہ مورتی
والی دیوار کے پیچھے تھا۔

دیوداسی ماریا کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ دیوداسی
کو ماریا دکھائی دے رہی تھی۔ دیوداسی اس سے پوچھنے لگی
"تم بڑی خوبصورت ہو ماریا سندری۔ تم چلی جاؤ
گی تو مجھے بہت یاد آؤ گی۔"

ماریا نے مسکرا کر کہا:
"تمہارا شکریہ دیوداسی۔ میں بھی تمہیں نہیں بھلا
سکوں گی۔ اگر تم اور درگا دیوی میری مدد نہ
کرتیں تو خدا جانے کالو پجاری کی قید سے میں
کبھی آزاد بھی ہوتی یا نہیں۔"

چلتے چلتے دیوداسی ماریا کو لے کر ایک ایسی سرنگ
میں آ گئی جہاں گھپ اندھیرا تھا۔ اس کے بعد ایک
چڑھائی والا راستہ آ گیا۔ باقی ساری رات وہ سرنگ
میں چلتی رہیں۔ جب ایک جگہ سے دیوداسی اور ماریا سرنگ
میں سے باہر نکلیں تو دن کی روشنی پہاڑ کے دامن میں
پھیلی ہوئی تھی۔

دیوداسی نے کہا:
"ماریا سندری! میں تمہارے ساتھ اس سے آگے

نہیں جا سکتی۔ یہ سامنے جنگل ہے۔ اس جنگل
میں دو رات اور دو دن کے سفر کے بعد
ہندوستان کے ملک کی سرحد ختم ہو جائے گی
بیچ میں سمندر آ جائے گا۔ اس سمندر کے
دوسرے کنارے پر لنکا کا ملک ہے۔ لنکا کے
ملک میں کالو پجاری تمہارا کچھ نہیں بگاڑ
سکے گا۔"

ماریا نے پوچھا:
"لنکا میں ایسی کون سی بات ہے کہ کالو پجاری
کے جادو کا مجھ پر وہاں اثر نہیں ہو گا؟"

دیوداسی نے کہا:
"آج سے ہزاروں سال پہلے لنکا پر بھارت
کے راجہ رام چندر جی نے چڑھائی کی تھی۔
کیوں کر وہاں راون نام کا ایک ظالم راجہ
حکومت کرتا تھا۔ رام چندر جی کو فتح ہوئی۔
جب سے رام چندر جی نے بھگوان سے دعا
کی کہ اے بھگوان! اس ملک میں نیک دل
لوگوں کی حفاظت کرنا۔ پس اس وقت سے
لے کر آج تک لنکا میں نیکی کرنے والوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر کسی جادو ٹونے کا اثر نہیں ہوتا۔ اب تم جاؤ
مجھے بھی واپس جانا ہے۔"
ماریا دیوداسی کا شکریہ ادا کر کے جانے لگی تو دیوداسی
نے خبردار کیا:
"ماریا بہن! کالو پجاری بڑا چالاک جادوگر ہے۔
ہو سکتا ہے وہ لنکا ملک کی سرحد تک تمہارا
پیچھا کرے اور تم کو دوبارا اپنے قابو میں کرنے
کی کوشش کرے۔ اس لیے اس سے ہوشیار رہنا۔"
ماریا نے کہا:
"میں ہوشیار رہوں گی۔ شکریہ دیوداسی بہن!"
دیوداسی نے ہاتھ جوڑ کر ماریا کو "نمستے" کہا اور غار
میں واپس چلی گئی۔ ماریا نے اپنے سامنے ایک گنجان جنگل
دیکھا جس کے اندر ایٹمی تابکاری کے اثر سے درندے
اور پرندے مرے پڑے تھے۔ ایٹم بموں کا اثر یہاں
بھی ہوا تھا۔ ماریا نے خداوند کا نام لیا اور زمین سے
ذرا سا اچھل کر ہوا میں کئی فٹ بلند ہو گئی۔ پھر وہ
درختوں کے بھی اوپر آ گئی اور اس نے ملک لنکا کی
طرف اڑنا شروع کر دیا۔
یہ جنگل بھی کہیں کہیں اس پانی میں ڈوبا ہوا تھا جو

ہائیڈروجن میزائیلوں کے پھٹنے سے ہمالیہ کی برفوں سے
پگھل کر یہاں تک آ گیا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ ضرور ملک
لنکا میں بھی ایٹمی تباہی نازل ہوئی ہو گی۔
ماریا بڑی تیز رفتاری سے ہوا میں اڑی جا رہی تھی۔
وہ سارا دن اور ساری رات اڑتی رہی۔ رات گذر گئی۔
دوسرا دن نکل آیا۔ بھارت کا آخری جنوبی ساحل جو
تکون کی شکل میں ہے اب زیادہ دُور نہیں تھا۔ ماریا
ہوا میں اڑتی چلی جا رہی تھی کہ اچانک اسے محسوس
ہوا کر اس کو کوئی طاقت پیچھے کھینچ رہی ہے۔ ماریا
نے پلٹ کر پیچھے دیکھا۔ فضا میں اسے پہلے تو کچھ
دکھائی نہ دیا۔ پھر اس کی رفتار اپنے آپ سُست ہو گئی۔
اب وہ اڑ نہیں سکتی تھی۔ ماریا نیچے آ گئی۔ یہاں ایک
ویران جنگل تھا جہاں کئی درخت اکھڑے ہوئے تھے۔
ماریا سمجھ گئی کہ یہ کالو پجاری کے جادو کا اثر ہے۔
اور وہ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ ماریا نے ایک درخت
کے پیچھے چھپ کر دیکھا کہ آگ کا ایک سرخ شعلہ
اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ماریا دوڑنے لگی۔ آگ کا
شعلہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ دوڑتے دوڑتے ماریا نے
چھلانگ لگائی اور ایک بہت بڑی چٹان کے اوپر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو کر دوسری طرف جا کر گر پڑی۔

یہاں ایک شیر کی بھیانک گرج سنائی دی۔ اس نے دیکھا کر اس کے پیچھے ایک بہت بڑا خونخوار شیر دوڑا چلا آ رہا ہے۔ یقیناً یہ کالو پجاری ہی تھا جو شیر بن کر اسے دبوچنے کے لیے بھاگا چلا آ رہا تھا۔ ماریا بھی گھبرا کر دوڑ پڑی۔ اس نے دیکھا کر ایک جگہ بڑے بڑے پتھروں کے درمیان ایک چھوٹا سا مندر بنا ہوا ہے۔ ماریا اس مندر کی طرف بھاگی۔ اس مندر کی پیشانی پر ایک سانپ کی مورتی بنی ہوئی تھی۔

ماریا لپک کر مندر میں داخل ہو گئی۔

مندر کے چبوترے پر ایک بہت بڑے سانپ کی مورتی تھی جس کا پھن پھیلا ہوا تھا۔ ماریا نے پریشانی کی حالت میں اس کی طرف دیکھا اور فریاد کی:

"اے سانپ کی مورتی! ناگ دیوتا میرا بھائی ہے۔ میں ناگ دیوتا کی بہن ماریا ہوں۔ کیا تم ناگ دیوتا کی بہن کو کالو پجاری کے ظلم سے نہیں بچاؤ گے؟"

چبوترے پر سانپ کی مورتی میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے منہ میں سے پھنکار کی آواز نکلی اور وہ چبوترے

سے اتر کر ماریا کے پاس آ گیا اور اپنی آواز میں بولا:

"عظیم ناگ دیوتا کی عظیم بہن۔ مجھے تم سے ناگ دیوتا کی خوشبو آ رہی ہے۔ تم میرے پاس آ گئی ہو۔ اب جو کوئی تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا وہ خود اپنی موت مارا جائے گا۔"

ماریا نے دروازے کی طرف اشارہ کیا:

"کالو پجاری میرے پیچھے لگا ہے۔ وہ بہت بڑا جادوگر ہے۔ وہ شیر کے روپ میں مجھے دبوچنے آ رہا ہے۔"

سانپ نے ماریا کو اپنی کنڈلی کے اندر چھپا لیا اور کہا:

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔ کالو پجاری کو آنے دو!"

اتنے میں شیر کی دھاڑ سے سارا علاقہ گونج اٹھا۔ شیر کی ایسی بھیانک گرج ماریا نے پہلے شاید ہی کبھی سنی ہو۔ سانپ پھن اٹھائے خاموشی آنکھوں سے دروازے کی طرف تک رہا تھا۔

ایک دم سے دروازے میں وہی خونخوار شیر نمودار ہوا۔ اس نے یقیناً ماریا کو دیکھ لیا تھا۔ وہ زور سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گرجا اور جہاں ماریا بشیر کے کنڈل کی حفاظت میں بیٹھی تھی، اس طرف آہستہ آہستہ بڑھنے لگا۔ بشیر شاید سانپ کو کوئی پتھر کی مورتی سمجھ رہا تھا۔ جونہی وہ سانپ کے قریب آیا۔ سانپ نے اپنے منہ سے ایک ایسی پھنکار ماری کہ بشیر کے جسم میں آگ لگ گئی۔ آگ کے لگتے ہی بشیر کالو پجاری بن گیا۔ اس کے سارے جسم پر آگ کے شعلے ہی شعلے تھے۔ وہ تڑپ رہا تھا۔ چیخ رہا تھا۔ اچھل رہا تھا۔ مگر شعلے اس کے جسم سے الگ نہیں ہو رہے تھے۔ ماریا کی آنکھوں کے سامنے کالو پجاری جل کر راکھ ہو گیا۔

سانپ نے ماریا سے کہا:

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! تمہارا دشمن ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب میرے لائق کوئی حکم ہو تو بتاؤ تمہاری خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔"

ماریا نے سانپ سے پوچھا:

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ ناگ دیوتا کہاں ہو گا؟"

سانپ نے اپنا پھن اٹھا کر چاروں طرف سونگھا۔ پھر بولا:

"ناگ دیوتا کی خوشبو مجھے سوائے تمہارے جسم سے

اور کسی طرف سے نہیں آ رہی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ناگ دیوتا اس وقت زمین پر کہیں نہیں ہے۔"

ماریا خاموش ہو گئی۔ اسے دو جگہوں سے اشارہ ملا تھا کہ ناگ اس زمین پر نہیں ہے۔ درگا دیوی نے بھی یہی کہا تھا اور اب سانپ بھی یہ ہی بات کہہ رہا تھا۔ ماریا نے سانپ کا شکریہ ادا کیا اور وہاں سے چل پڑی۔ ظالم کالو پجاری کے مرنے سے ماریا اس کے جادو سے ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گئی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

برف کے طوفان میں

ماریا زمین سے اُچھلی۔

وہ فضا میں بلند ہو گئی۔ اس نے ملک لنکا کی طرف پرواز شروع کر دی۔ ابھی دن کی روشنی باقی تھی کہ ماریا کو سمندر دکھائی دیا۔ یہ سمندر ہندوستان کی نچلی تکون اور لنکا کے جزیرائی ملک کے درمیان پچیس میل میں پھیلا ہوا ہے۔ ماریا نے اس سمندر میں ڈوبے ہوئے بڑے بڑے پتھروں کے ستون دیکھے جن کے بارے میں اس نے سن رکھا تھا کہ یہ اس پل کے ستون ہیں جو راجہ رام چندر جی نے راون پر چڑھائی کرنے کے لیے بنایا تھا۔

ماریا کو دور لنکا کا ساحل دکھائی دیا:

ماریا کو ہم یہاں چھوڑتے ہیں۔ اس وقت عنبر، کیٹی، مصری ممی، خلائی لڑکی شکالی اور بوڑھا ناگ خلائی جہاز میں سوار شکالی کے خلائی سیارے بینا تھون کی طرف

خلا میں اڑے چلے جا رہے ہیں۔ ہم انہیں بھی خلا میں ہی چھوڑتے ہیں اور واپس ذرا خلائی انسان تھیوسانگ اور سرخ بالوں والی لڑکی جولی کی طرف چلتے ہیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ امریکہ کے سائنسی عجائب گھر والے ہال کی ٹائم مشین میں خلائی انسان کے ساتھ غائب ہو کر جولی اڑھائی ہزار سال پہلے کے ملک یونان میں پہنچ گئی تھی جب کہ خلائی انسان ملک مصر میں جا نکلا تھا جو پانچ ہزار پہلے کا ملک مصر تھا۔ اس ملک میں سوڈان کی ایک کنیز سارھتی کو بھی فرعون کی لاش کے ساتھ اہرام میں زندہ دفنا دیا گیا تھا۔ جہاں سے خلائی انسان اسے نکال کر اب اس کنیز سارھتی کو اس کی ماں کے پاس ملک سوڈان کی طرف لیے جا رہا تھا۔

پہلے ہم سرخ بالوں والی لڑکی جولی کے پاس آتے ہیں۔ جولی ایک عالی شان محل کے باغ میں ایک تالاب کے کنارے اچانک نمودار ہو گئی تھی۔ یہاں ملک یونان کے بادشاہ کی دو شہزادیاں اپنی کنیزوں کے ساتھ سیر کر رہی تھیں کہ انہوں نے سرخ بالوں نیلی آنکھوں والی امریکی لڑکی جولی کو دیکھا تو لپک کر اس کے پاس آ گئیں۔ جولی کا لباس یونان کی شہزادیوں جیسا ہو گیا ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ ان شہزادیوں کو اپنے ولی عہد بھائی شہزادے سباکو کے لیے دلہن کی تلاش تھی جس کے بارے میں شاہی نجومی نے کہا تھا کہ یہ دلہن سرخ بالوں اور نیلی آنکھوں والی ہو گی اور اسے دیوتا محل کے باغ میں بھیجیں گے۔

امریکی لڑکی جولی ایک فیزکس کی سٹوڈنٹ رہ چکی تھی اور ایک سائنس دان کی بیٹی تھی جو خود بھی ٹائم مشین بناتے ہوئے غائب ہو کر پرانے زمانے میں پہنچ چکا تھا۔ جولی سمجھ گئی کہ ٹائم مشین نے اس کے جسم کے ذرّوں اور مالیکیول کو فضا میں منتشر کر کے ٹائم مشین کے ذریعے پرانے زمانے میں لا کر ایک بار پھر انسانی شکل دے دی ہے۔ اس لیے جولی کو ڈھائی ہزار برس پرانے زمانے میں آنے پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی تھی۔ اب اسے یہی ایک خیال تھا کہ وہ اپنے ڈیڈی کو تلاش کرے کہ کہیں وہ بھی تو اس زمانے میں نہیں پہنچ چکا۔

جولی نے شہزادیوں کو جان بوجھ کر یہی کہا کہ ہاں مجھے دیوتاؤں نے یہاں بھیجا ہے۔ شہزادیاں بڑی خوش ہوئیں اور امریکی لڑکی جولی کو لے کر شاہی محل میں اپنے بادشاہ باپ کے پاس آ گئیں۔ بادشاہ کو ساری کہانی سنائی بادشاہ بڑا خوش ہوا۔ اس نے کہا:

"میری بہو کا نام کیا ہے؟"

جولی نے کہا:

"میرا نام جولی ہے۔"

بادشاہ نے خوش ہو کر کہا:

"ہمیں یہ نام بڑا اچھا لگا ہے۔ جولی کو دیوتاؤں نے ہماری بہو بننے کے لیے بھیجا ہے۔ ہم جولی کی شادی اپنے بیٹے سباکو سے اگلے ماہ پورے چاند کی رات کو کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔"

جولی خاموش رہی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ یہاں سے بڑی آسانی سے فرار ہو سکتی ہے۔ یہ لوگ جو کرتے ہیں انہیں کرنے دیا جائے۔ شہزادیاں جولی کو ساتھ لے کر اپنے بھائی شہزادہ سباکو کے پاس آ گئیں۔ سباکو ایک خوبصورت نوجوان تھا۔

جولی کو دیکھ کر وہ بولا:

"دیوتاؤں کا شکریہ کہ انہوں نے میرے لیے اتنی خوبصورت دلہن بھیجی۔"

شہزادے سباکو سے جولی کی شادی کا اعلان کر دیا گیا۔

جولی نے وہاں سے فرار کی اسکیم بنانی شروع کر دی اس نے امریکہ کے اپنے کالج میں یونان کی پرانی تاریخ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پڑھی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں اور یہاں سے وہ بادبانی جہاز کے ذریعے ہی فرار ہو کر شمالی افریقہ کے ملک لیبیا یا تیونس پہنچ سکتی ہے۔

وہ یہ اسکیم بنا رہی تھی کہ یونان کی اس ریاست پر جہاں جولی موجود تھی دوسرے ملک نے حملہ کر دیا۔ دشمن کی فوجیں بہت زیادہ تھیں۔ جنگ شروع ہو گئی دشمن کی فوجیں مار دھاڑ کرتی شاہی محل میں پہنچ گئیں۔ ہر طرف افراتفری شروع ہو گئی۔ جس کو جس طرف راہ ملی وہ ادھر کو بھاگ نکلا۔ بادشاہ اور شہزادہ جنگ میں مارے گئے۔ جولی بھی ایک گھوڑے پر بیٹھ کر محل سے فرار ہوئی تو دشمن کی فوجوں کے ایک سپاہی نے اسے پکڑ کر سپہ سالار کے سامنے پیش کر دیا۔ سپہ سالار سمجھا کہ یہ لڑکی بھی شاہی محل کی شہزادی ہے۔ اس لئے اسے قید میں ڈالنے کا حکم دے دیا۔

یونان کے ملک پر قبضہ کرنے کے بعد یہ سپہ سالار تھوڑی سی فوج لے کر واپس اپنے وطن روانہ ہو گیا جولی اس کے ساتھ دوسری قیدی عورتوں کے ہمراہ موجود تھی۔ یہ فوج بادبانی جہازوں پر سوار ہو کر سمندر میں اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گئی۔

جولی کی ڈیوٹی بھی دوسری قیدی عورتوں کے ساتھ جہاز کے لکڑی کے عرشے کی صفائی پر لگ گئی۔ یہاں دوسری عورتوں کی زبانی جولی کو معلوم ہوا کہ وہ شمالی افریقہ کے ملک لیبیا کی طرف جا رہے ہیں جس کا آج سے ہزاروں سال پہلے کارتھیج نام تھا۔

ایک مہینے کے سمندری سفر کے بعد یہ جہاز کارتھیج کی بندرگاہ کے ساتھ جا لگے۔ اس ملک کا بادشاہ بہت ظالم تھا۔ وہ قیدی عورتوں پر بھی رحم نہیں کھاتا تھا۔ اس نے حکم دے دیا کہ دوسرے قیدی مردوں کے ساتھ قیدی عورتوں کو بھی چمڑے کی بوریوں میں بند کر کے زمین میں زندہ دفن کر دیا جائے۔

جولی یہ حکم سن کر خوف سے لرز اٹھی۔ کم بخت اس قدر ظالم بادشاہ اس نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا۔ وہ پریشان ہو گئی کہ یہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ وہ قید خانے کی کوٹھڑی میں بیٹھی اپنی قسمت کو رونے کی بجائے ایک بہادر اور خود اعتماد لڑکی کی طرح سوچ رہی تھی کہ وہ یہاں سے کس طرح فرار ہو سکتی ہے۔

اس نے دیکھا کہ جس کوٹھڑی میں وہ بند تھی اس کے باہر ایک سپاہی پہرہ دیتا ہے۔ شام کے وقت یک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپاہی اس کو کھانا اور پانی دے جاتا تھا۔ اس وقت کوٹھڑی کا لوہے کا جنگلا تھوڑی دیر کے لیے کھول دیا جاتا تھا۔ بس یہی وہ وقت تھا جس سے جولی فائدہ اُٹھا سکتی تھی۔ مگر سوال یہ تھا کہ اس کے پاس کوئی تلوار یا خنجر نہیں تھا۔ وہ سپاہیوں کا مقابلہ کیسے کرے؟ امریکی لڑکیاں ویسے بھی طاقتور ہوتی ہیں اور جولی نے اپنے کالج کے زمانے میں جوڈو کراٹے بھی سیکھی تھی۔ اور وہ جوگنگ بھی کیا کرتی تھی۔ مگر وہ ایک ساتھ دو سپاہیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ آخر اسے ایک ترکیب سُوجھی۔

رات کے وقت اس نے پیٹ درد کا بہانہ بنایا اور فرش پر لوٹنے اور درد سے کراہنا شروع کر دیا۔ سپاہی نے جنگلے میں سے جھانک کر دیکھا اور اسے بُرا بھلا کہا:

"یہ رات کاٹ لو۔ کل تمہیں زمین میں دفن کر دیا جائے گا۔ پھر تمہاری پیٹ درد ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گی۔"

جولی نے کوئی جواب نہ دیا اور اسی طرح کراہتی اور تڑپتی رہی۔ آخر اس نے کیا کیا کہ تڑپتے تڑپتے

اں بے حس ہو گئی جیسے بے ہوش ہو گئی ہو۔ سپاہی نے اس خیال سے کہ کہیں وقت سے پہلے قیدی مر نہیں گیا دروازہ کھولا اور اندر آ کر جولی پر جھک کر دیکھا۔ جونہی وہ جولی پر جھکا۔ جولی نے کراٹے کا ایک یا زور دار ہاتھ اس کی گردن پر حلق کے قریب ارا کر سپاہی پیچھے کو گرا۔

جولی بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اٹھی اور سپاہی کا نیزہ اٹھا کر اس کے سینے میں گھونپ دیا۔ نیزہ ول سے پار ہو گیا اور سپاہی بغیر آواز نکالے وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ جولی نے کھلے جنگلے میں سے جھانک کر باہر دیکھا۔ ایک تاریک راستہ اوپر کو جا رہا تھا۔ وہ بھی کوٹھڑی سے نکل کر بھاگی۔ آگے قید خانے کا بڑا دروازہ آگیا۔ جولی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔ دروازے پر مشعل روشن تھی۔

اس روشنی میں اسے دیکھا ایک پہرے دار سٹول پر بیٹھا دیوار کے ساتھ سر لگائے گہری نیند سو رہا ہے۔ جولی کے لیے یہ بڑا سنہری موقع تھا۔ وہ دبے دبے قدم اٹھاتی بڑی احتیاط کے ساتھ پہرے دار کے قریب سے گذر گئی۔ سامنے ایک احاطہ تھا جس کی ایک جانب گھوڑوں کا اصطبل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ ذرا پرے ایک جگہ ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

جولی گھوڑے کے قریب آ گئی۔ ایک اجنبی کو قریب دیکھ کر گھوڑا ہنہنایا۔ اس کی آواز سن کر خیمے میں سے کسی مرد کی آواز آئی:

"کیوں گھبرا رہے ہو۔ ابھی آتا ہوں۔"

جولی نے سوچا کہ اگر اس نے دیر کر دی تو یہاں سے فرار ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ وہ پھونک پھونک کر قدم رکھتی گھوڑے کے پاس آ گئی اور پیار سے اس کی گردن پر ہاتھ پھیرا۔ گھوڑے پر زین کسی ہوئی تھی اور ایک تھیلا اور چمڑے کی بوتل لٹک رہی تھی۔

جولی نے آہستہ سے گھوڑے کی رسی کھولی اور اسے قدم قدم چلاتی احاطے سے باہر لے گئی۔ باہر جا کر اس نے ایک بار پھر گھوڑے کی گردن پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور اس پر سوار ہو گئی۔ گھوڑا ذرا سا بدکا مگر جولی کے پیار کرنے پر رام ہو گیا۔ جولی اسے وہاں سے نکال کر ایک میدان کی طرف روانہ ہو گئی۔ تھوڑی دور تک وہ گھوڑے کو قدم قدم چلاتی رہی۔ جب اسے محسوس ہوا کہ اب گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز پیچھے اس کے مالک تک نہیں پہنچے گی تو اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی

اور باگ ڈھیلی چھوڑ دی۔ گھوڑا اصیل عربی گھوڑا تھا۔ وہ ہوا سے باتیں کرنے لگا۔

ساری رات جولی صحرائی راستے پر سفر کرتی رہی۔ صبح ہوئی تو وہ ایک نخلستان میں پہنچی جہاں کوئی انسان نظر نہیں آ رہا تھا۔ یہاں کھجوروں کے درخت تھے۔ جولی نے زمین پر گری ہوئی کھجوریں کھائیں اور گھوڑے کے ساتھ بندھی ہوئی چمڑے کی بوتل میں سے پانی پیا۔ کچھ دیر آرام کرنے کے لیے لیٹ گئی۔ تھکی ہوئی تھی۔ لیٹتے ہی نیند آ گئی۔ آنکھ کھلی تو وہاں ایک قافلے نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ جولی کی طرف کسی نے اس لیے دھیان نہ دیا کہ مسافروں نے اسے بھی مسافر عورت ہی سمجھا۔ یہ قافلہ جب شام کے وقت سفر کے لیے روانہ ہوا تو جولی بھی اس قافلے میں شامل ہو گئی۔

چھ روز کے سفر کے بعد یہ قافلہ سوڈان کے ایک شہر خرطوم کی کاروان سرائے میں پہنچ کر رک گیا۔

جولی نے بیسویں صدی عیسوی کے سوڈان کے شہر خرطوم کو دیکھا تھا۔ جب وہ امریکن ایئرویز کے جہاز میں سوار ہو کر اپنے کالج کی لڑکیوں کے ساتھ وہاں سیر سیاحت کرنے آئی تھی۔ یہ خرطوم پانچ ہزار برس پہلے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا خرطوم تھا۔ کچے مکان، چوڑی سڑکیں اور امراء اور جاگیرداروں کے اونچے اونچے مگر کچے مکان۔ کھجوروں اور انجیر، انگور، سنگتروں کے باغ --- کوئی موٹر کاروں، ٹرکوں سکوٹروں کا رش نہیں تھا۔ سڑکوں پر اونٹ اور بیل گاڑیاں چل رہی تھیں۔ کبھی کبھی کوئی گھوڑ سوار گذر جاتا تھا۔

جولی کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ اس کا ساتھی خلائی انسان بھی اسی شہر خرطوم میں موجود ہے۔ وہ فرعون کی کنیز سارھتی کو ساتھ لے کر مصر سے سفر کرتا سوڈان پہنچا تھا اور سارھتی کو اس کی والدہ کے پاس پہنچا کر ان کے انگور کے باغ ہی میں ٹھہرا ہوا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب وہ کہاں اور کس طرف کا رُخ کرے؟

جولی بھی اسی شہر کی گرد اڑاتی مگر خاموش سڑکوں پر گھوم رہی تھی۔ گھومتے گھومتے اسے شام ہو گئی۔ وہ شہر کی ایک گلی میں سے گذر رہی تھی کہ اچانک دو حبشی اس کے سامنے آ گئے۔ دونوں کوئی ڈاکو یا بدمعاش لگتے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں خنجر تھے۔ جولی سمجھ گئی کہ وہ پھنس گئی ہے۔

اس لئے بھاگنے کی کوشش کی مگر دونوں حبشیوں نے

اسے دبوچ لیا۔ جولی نے شور مچا دیا۔ کچھ لوگ گلی میں جمع ہو گئے۔ جولی نے ان کی زبان میں کہا:

"میں مسافر لڑکی ہوں۔ یہ مجھے اغوا کر کے لیے جا رہے ہیں۔ میری مدد کرو۔"

ایک حبشی بدمعاش نے جولی کے منہ پر زور سے طمانچہ مارا اور لوگوں سے کہا:

"یہ ہماری کنیز ہے۔ ہم غلام اور کنیزیں فروخت کرتے ہیں۔ ہم نے اسے مصر میں سات سو درہم دے کر خریدا تھا۔ اب یہ موقع پا کر فرار ہو رہی تھی۔"

اس زمانے میں کنیز اور غلام عام بازاروں میں فروخت کیے جاتے تھے اور لوگ اسے کوئی بدنام یا بُرا پیشہ نہیں سمجھتے تھے۔ غلاموں اور کنیزوں کے بازار لگتے۔ لوگ وہاں آتے اور اپنی پسند کا غلام یا کنیز خرید کرکے جاتے اور پھر گھر میں کھیت میں یا باغ میں اس کے کام کراتے۔

لوگوں نے الٹا جولی کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور چلے گئے۔

حبشی بدمعاش بڑے خوش ہوئے۔ انھوں نے جولی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ پیچھے باندھ ڈالے اور اپنے مکان میں لے جا کر اسے
بند کر دیا۔ جولی کے بال سرخ تھے آنکھیں نیلی تھیں وہ
نوجوان اور خوبصورت تھی۔

ایک حبشی نے کہا:

"کل اسے بازار میں لے جا کر فروخت کریں گے
اس کی بہت قیمت پڑے گی۔ ہمارے وارے
نیارے ہو جائیں گے"۔

دوسرا حبشی خوش ہو کر بولا:

"خوبصورت لڑکی ہے۔ اس کے ہم دس ہزار
درہم وصول کریں گے"۔

دوسرے دن وہ جولی کو لے کر اس بازار میں آ
گئے جہاں دوسری کنیزیں اور غلام بھی بک رہے تھے۔
یہ دونوں حبشی بھی ایک جگہ جولی کو لے کر کھڑے
ہو گئے اور بلند آواز میں لوگوں کو بلانے لگے۔ لوگ وہاں
جمع ہو گئے۔ اتفاق سے خلائی انسان بھی اس طرف سے
گذر رہا تھا۔ اس نے جولی کو نہ دیکھا مگر جولی نے اسے
دیکھ لیا۔ اس کو دیکھتے ہی جولی نے پکار کر انگریزی
زبان میں کہا:

"عمیو ساگ انکل! مجھے بچا لو۔ میں یہاں ہوں"۔

خلائی انسان حیران ہوا کہ اس کا نام کس عورت نے
ہے۔ اس نے جو پلٹ کر دیکھا تو امریکی لڑکی جولی
وترے پر کھڑی تھی۔ دو حبشی اس کی بولی لگا رہے
۔ ایک امیر حبشی نے بیس ہزار درہم کی بولی لگا دی
۔ خلائی انسان لپک کر وہاں آیا۔ اس نے حالات کا
زہ لیا۔ اس کے اپنے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا۔ اس
جولی کو انگریزی زبان ہی میں کہا کہ تسلی رکھو۔ فکر نہ کرو
ں تمہیں یہاں سے نکال لوں گا۔

بدمعاش حبشی نے انہیں باتیں کرتے دیکھ کر جولی کو
ڑ مار دیا۔

اس پر خلائی انسان کو سخت غصہ آ گیا۔ وہ اچھل
چبوترے پر چڑھ گیا جہاں جولی کو کھڑا کیا گیا تھا۔ اس
جاتے ہی ایک آنکھ بند کی اور بدمعاش حبشی کے
م کے ساتھ اپنی انگلی لگا دی۔

بس پھر کیا تھا۔ لوگوں کے سامنے ایک اونچا لمبا تڑنگا
شی سمٹ کر چوہے جتنا ہو گیا۔ لوگ خوف زدہ ہو کر
ں سے بھاگ گئے۔ وہ خلائی انسان کو کوئی جادوگر
ے تھے۔ دوسرے بدمعاش حبشی نے خلائی انسان کو زور
گھونسا مارا۔ خلائی انسان نے اس بدمعاش کی گردن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اپنی انگلی لگا دی۔

یہ بدمعاش بھی ننھا سا چوہا بن کر چبوترے پر ادھر اُدھر پھدکنے لگا۔ سارا بازار خوف کے مارے خالی ہو گیا۔ خلائی انسان نے جولی سے کہا:

"اب میدان صاف ہو گیا ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔"

خلائی انسان جولی کو لے کر سارہتی کے مکان پر آیا۔ اس نے جولی کا تعارف سارہتی اور اس کی ماں سے یہ کہہ کر کروایا کہ جولی میری بھتیجی ہے اور خرطوم میں سیر کرنے آئی ہوئی تھی کہ میری ملاقات ہو گئی۔ سارہتی نے جولی کے سنہرے بال اور نیلی آنکھیں دیکھیں تو بڑی خوش ہوئی۔

سارہتی جولی کے لیے کھانا پکانے لگی۔ جولی نے غسل کیا۔ دوسرے کپڑے پہنے۔ انگور کے باغ میں سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد خلائی انسان اسے ساتھ لے کر باغ میں ٹہلنے لگا۔ یہاں خلائی انسان ٹھیوسانگ نے جولی کو اپنی ساری کہانی سنائی۔ اسے عنبر ناگ کیٹی اور ماریا کے بارے میں بھی بتایا اور کہا کہ یہ لوگ ہزاروں سالوں سے سفر کر رہے ہیں اور ایٹمی جنگ کے بعد ٹائم مشین نے اسے ان سے جدا کر دیا ہے۔ جولی بہت متاثر ہوئی۔ جولی نے بھی خلائی انسان کو اپنی داستان سنائی کہ وہ کس طرح جان بچا کر سوڈان

ہے۔

"انکل۔ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی اب کہاں ہوں گے؟"

خلائی انسان نے کہا:

"میں ان کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں بھی تمہاری طرح ان کی دنیا سے نکل کر تاریخ کے ہزاروں سال پرانے زمانے میں آ گیا ہوں۔ اب تمہارا ڈیڈی کہیں مل جاتے تو شاید وہ ہمیں پھر واپس اپنی دنیا میں پہنچا سکے۔"

جولی اپنے باپ کو یاد کر کے اداس ہو گئی۔

"انکل! مجھے میرے ڈیڈی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ ڈیڈی کو بھی ٹائم مشین نے ہزاروں سال پہلے کے زمانے میں کہیں پہنچا دیا ہو گا لیکن وہ کہاں ہیں؟ یہ کچھ پتہ نہیں۔"

خلائی انسان نے کہا:

"ہم ہزاروں برس پہلے کی دنیا میں آ گئے ہوئے ہیں اور یہ دنیا ہماری سائنس کی جدید دنیا کے مقابلے میں بہت مختصر ہے۔ چھوٹے چھوٹے ملک ہیں۔ آبادی کم ہے۔ کہیں نہ کہیں تمہارے ڈیڈی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ضرور ملاقات ہو جائے گی تم فکر نہ کرو۔"
جولی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے پلو سے آنکھیں
پونچھیں اور کہا:
"انکل تھیوسانگ! اب کیا پروگرام ہے۔ میرا مطلب
ہے ہم یہاں سے کس طرف جائیں گے؟"
خلائی انسان نے کچھ سوچ کر کہا:
"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں نیچے قطب جنوبی کی طرف
جانا چاہیئے۔"
جولی نے چونک کر کہا:
"قطب جنوبی؟ وہ کیوں؟ وہاں تو سوائے برف
کے طوفانوں کے اور کچھ نہیں ہے ہمارے سائنس
کے زمانے میں یہ علاقہ ویران اور بے آباد تھا۔
اب تو یہاں اور بھی ویرانی اور شدید سردی
ہو گی۔"
خلائی انسان نے کہا:
"جب میں اپنے خلائی سیارے میں رہتا تھا تو وہاں
ایک بار ہماری لیبارٹری میں کمپیوٹر پر ہمیں بتایا
گیا تھا کہ زمین کے جنوب میں ایک برفانی میدان
ہے جہاں تیسری کہکشاں کے ایک سیارے کا ایک

خلائی جہاز وہاں اترا تھا۔ اس کے بعد اس
کی کوئی خبر نہیں مل سکی کہ وہ خلائی جہاز کہاں
گم ہو گیا۔ میں اب حساب لگاتا ہوں تو اس
نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ جہاز آج سے بھی دو
سو برس پہلے قطب جنوبی کے کسی برفانی میدان
میں اترا ہو گا۔"
جولی بولی: "ہم اسے کہاں تلاش کرتے پھریں
گے برفوں میں انکل؟"
خلائی انسان نے کہا:
"اگر ہمیں وہ خلائی جہاز مل جائے یا کوئی خلاباز
ہی مل جائے تو ہم اس دنیا سے نکل کر اپنی
دنیا میں پہنچ سکتے ہیں۔ کیونکہ خلائی جہاز
زمانوں میں سے بھی گذرتے ہیں۔ چنانچہ ہم اس
پر سوار ہو جائیں گے اور جب ہمارا زمانہ گذرنے
لگے گا تو اسے اپنی زمین پر اتار دیں گے۔"
جولی کو اصولی طور پر یہ بات سمجھ میں آ گئی تھی لیکن
وہ قطب جنوبی کے شدید ترین موسم، ہڈیوں کو جما دینے
والی سردی اور برفانی طوفانوں سے گھبرا رہی تھی۔ مگر خلائی
انسان نے اسے قائل کر لیا۔ انہوں نے قطب جنوبی کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرف جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ آج سے پانچ ہزار برس پہلے اتنی سہولتیں کہاں میسر تھیں جو آج کل میسر ہیں؟ پھر بھی خلائی انسان نے اپنے منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ انھیں سارے افریقہ کے براعظم کا سفر کر کے جنوبی افریقہ کی قدیم ترین بندر گاہ طبانا پہنچنا تھا جس کا آج کل کا نام کیپ ٹاؤن ہے۔

اس بندر گاہ سے انھیں بادبانی جہاز میں سوار ہو کر سمندر میں سفر کرتے ہوئے قطب جنوبی کے برفانی علاقے میں جانا تھا۔ یہ بڑا کٹھن اور دشوار گذار سفر تھا مگر اپنی جدید سائنسی دنیا یعنی تین ہزار سال قبل مسیحؑ کے زمانے سے نکل کر بیسویں صدی عیسوی کے زمانے میں پہنچنے کا یہی ایک ذریعہ تھا۔ خلائی انسان کو یقین تھا کہ اسے برفانی علاقے میں کسی نہ کسی جگہ وہ خلائی جہاز ضرور مل جائے گا جس کو لے کر ہزاروں برس پہلے خلائی مخلوق اس زمین پر اُتری تھی۔

خلائی انسان نے ایک روز سارھتی اور اس کی ماں سے اجازت لی اور جولی کو ساتھ لے کر ایک کارواں کے ساتھ جنوبی افریقہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ انھیں جنوبی افریقہ کی آخری بندرگاہ طبانا پہنچتے پہنچتے چھ ماہ لگ

گئے۔ طبانا بندرگاہ کے شہر میں وہ ایک پرانی ٹوٹی پھوٹی سرائے میں اتر گئے۔ خلائی انسان نے معلوم کیا کہ طبانا بندر گاہ سے ہر چھ ماہ کے بعد ایک بادبانی جہاز مچھلیاں پکڑنے قطب جنوبی کی طرف جاتا ہے اور وہ جہاں سمندر برف بن کر جمنے لگتا ہے واپس ہو جاتا ہے۔

خلائی انسان اور جولی نے اسی جہاز میں سفر کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ دونوں مل کر طبانا کے ایک باغ میں کام کرنے لگے۔ چھ مہینوں میں انھوں نے کافی پیسے جمع کر لیے۔ جس روز بادبانی جہاز نے سمندر کی طرف سفر کرنا تھا خلائی انسان اور جولی وہاں صبح ہی پہنچ گئے۔ انھوں نے بھیڑوں کی گرم کھالوں کے بوٹ، ٹوپیاں اور لمبے کوٹ بنوا کر اپنے ساتھ رکھ لیے تھے۔ ان کے علاوہ خشک مچھلیوں کے گوشت سے بھر کر ایک تھیلا دو بڑے خنجر اور رسی بھی اپنے ساتھ رکھ لی تھی۔ وہ جہاز پر سوار ہو گئے۔ جہاز دوپہر کے بعد جب موافق ہوا چل رہی تھی۔ بادبان کھول کر سمندر کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ مچھلیاں پکڑنے والوں کا ایک چھوٹا سا بادبانی جہاز تھا۔ ایک ہفتہ سمندر میں سفر کرتے گذر گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس دوران مچھیروں نے کتنی ہی مچھلیاں سمندر سے پکڑ کر جہاز پر ڈھیر کر لیں۔ ساتھ ساتھ وہ ان مچھلیوں کو ن... کر کے دھوپ میں سکھانے کے لیے بھی ڈالتے جاتے تھے۔

سمندر میں برف کے بڑے بڑے تودے تیرتے نظر آنے لگے۔ یہاں سردی بھی بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ قطب جنوبی قریب آ رہا تھا۔ جہاز کو یہاں سے واپس چلے جانا تھا۔ مگر خلائی انسان اور جولی کو ابھی اور آگے جانا تھا۔

خلائی انسان جہاز والوں کو آگے جانے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ جہاز والوں نے وعدے کے مطابق خلائی انسان اور جولی کو ایک کشتی میں بٹھا دیا۔ کشتی سمندر میں قطب جنوبی کی طرف اور بادبانی جہاز واپس طبانا بندرگاہ کی طرف چل پڑا۔ کشتی دو روز تک سمندر میں آگے بڑھتی چلی اب سمندر میں جگہ جگہ برف کے بڑے بڑے تودے بہتے نظر آ رہے تھے۔ سردی بے حد زیادہ ہو گئی تھی اور تیز ہوا چل رہی تھی۔

خلائی انسان اور جولی نے بھیڑ کی کھال کے گرم کپڑے پہن لیے تھے۔ کشتی ہی میں وہ تھوڑی بہت سوکھی مچھلی

...ے چلتے چلے گئے۔ اسی طرح برفانی سمندر میں سفر ...تے کرتے جب پندرہ دن گزر گئے تو سمندر جمنے ... برف بننے لگا۔ اب کشتی آگے نہیں بڑھ سکتی تھی

جولی نے کہا:

"تھیوسانگ انکل! ہم ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں نا؟"

خلائی انسان نے کشتی سے اتر کر برفانی سمندر کی سخت سطح پر پاؤں رکھا اور دُور دھندلی برفانی چادر کو پھیلے دیکھ کر بولا:

"جولی! میں خلائی انسان ہوں۔ میرا اندازہ کہتا ہے کہ ہم ٹھیک راستے پر جا رہے ہیں۔"

جولی بھی سمندر کی برفانی سطح پر اتر آئی۔ سوکھی مچھلی کا تھیلا خلائی انسان نے اور رسی کا گچھا جولی نے اپنے کاندھے پر ڈال رکھا تھا۔ ان کے پاؤں میں بھی بھیڑ کی کھال کے بھاری جوتے تھے۔ ہاتھ میں چھڑیاں تھیں جن کے آگے لوہے کے کیل لگے تھے۔ انھوں نے قطب جنوبی کی طرف چلنا شروع کیا۔

جولی بولی: "مجھے یقین نہیں آتا کہ اس جگہ کوئی خلائی جہاز اترا ہوگا۔"

"وہ کیوں؟" خلائی انسان نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی نے کہا:

"اس لیے کہ یہاں اس قدر سردی ہے کہ خلائی جہاز کے انجن کی گیس بھی جم جائے۔"

خلائی انسان نے ہلکا سا قہقہہ لگایا:

"جولی! تم سائنس کی سٹوڈنٹ رہی ہو۔ مگر تمہاری دنیا کی یونیورسٹیوں میں سائنس کا معیار، وہ نہیں ہے جو ہمارے خلائی سیارے میں ہے۔ ہم لوگ اپنے خلائی جہازوں میں گیس استعمال نہیں کرتے ہمارے جہاز ایٹمی توانائی سے اڑتے ہیں۔"

جولی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سمجھ گئی کہ اس نے ایک احمقانہ سوال کیا تھا۔ یہاں دن لمبے ہوتے گئے۔ پندرہ روز اسی طرح برفانی سمندر میں سفر کرنے کے بعد خلائی انسان اور جولی ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں چاروں طرف برف ہی برف تھی۔ یہ برفانی میدان قطب جنوبی تک کے مرکز تک پھیلا ہوا تھا۔ اس جگہ چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہو گئی تھی۔ یہاں دن میں بھی اس طرح کی روشنی رہتی جیسے سورج غروب ہوتے وقت شام کو ہوتی ہے اور جب چھ مہینوں کے بعد سورج غروب ہو جاتا ہے اور چھ ماہ کے لیے اندھیری

سرد رات چھا جاتی ہے۔

خلائی انسان اور جولی دن میں تھوڑی دُور برف پر چلتے اور پھر کسی جگہ برف کی سلوں کے پیچھے گڑھا کھود کر چھپ کر بیٹھ جاتے یا کسی اسکیمو کے چھوڑے ہوئے برف کے گھر میں گھس کر سو جاتے۔ یہاں انہیں ویل مچھلی کے گوشت کے ٹکڑے اور چربی کے تیل کا چراغ بھی مل جاتا اور وہ اندر ہی برف پر آگ بھی جلا کر تاپ لیتے۔

پیارے بچو! آپ کہیں گے کہ برف سے آگ پگھل کر پانی نہیں ہوجاتی؟ بات یہ ہے کہ جہاں درجہ حرارت بھی نقطہ انجماد سے نیچے ہو۔ وہاں برف بڑی مشکل سے پگھلتی ہے اور اسکیمو آج سے ہزاروں برس پہلے بھی اپنے برفانی گھروں میں آگ جلانے کے لیے ہڈیوں کے اسٹینڈ استعمال کرتے تھے جو ویل مچھلی کی ہڈیوں کو توڑ مروڑ کر بنائے گئے ہوتے تھے۔ ویل کے گوشت اور تیل میں بڑی گرمی ہوتی ہے۔ خلائی انسان کے لیے تو تھوڑی سی مقدار خوراک ہی کی بہت تھی مگر جولی اسی طرح کھانا کھاتی تھی جس طرح ہم لوگ کھاتے ہیں۔ ویل کا تھوڑا سا گوشت کھا کر ہی اس کے اندر پوری طاقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آجاتی تھی۔ ان کے پاس جو سوکھی مچھلیاں تھیں وہ کب کی ختم ہو چکی تھیں۔

خلائی انسان ہر روز اٹھ کر سب سے پہلے باہر برف کی سطح کا معائنہ کرتا کہ کہیں کسی جگہ کسی قدیم خلائی جہاز کے نشان تو نہیں ہیں۔ ابھی تک انہیں ایسی کوئی نشانی نہیں ملی تھی جس سے یہ اندازہ لگایا جاتا کہ خلائی مخلوق کا جہاز یہاں کہیں موجود ہے۔

جولی تو ناامید ہو چکی تھی۔ اس نے خلائی انسان سے ایک دو بار کہہ بھی دیا کہ ہم وقت ضائع کر رہے ہیں۔ آگے جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہو سکتا ہے زیادہ آگے جانے کے بعد پھر ہم کبھی واپس نہ آ سکیں۔

خلائی انسان اس کا حوصلہ بڑھاتا چلا آ رہا تھا۔

اب چھ ماہ کی رات چھا چکی تھی۔ خلائی انسان اور جولی تھوڑی دور برف کے میدان میں سفر کرتے اور اگر کوئی اسکیمو کا گھر ملتا تو اس میں، نہیں تو وہیں کسی جگہ برف کھود کر اس کے گڑھے میں بھیڑ کی کھالیں لپیٹ کر سو جاتے۔ دو ایک بار سخت برفانی طوفان بھی آئے مگر خلائی انسان نے ہمت نہ ہاری۔

ایک رات چھ گھنٹے برفانی میدان میں چلنے کے

بعد انہیں دور ستاروں کی روشنی میں سفید برف پر اسکیمو کا گنبد کی طرح ابھرا ہوا گھر نظر آیا۔

خلائی انسان نے کہا:

"چلو۔ اس گھر میں چلتے ہیں۔ وہاں ہمیں سردی سے بھی نجات مل جائے گی اور ہو سکتا ہے ویل مچھلی کا گوشت اور آگ جلانے کے لیے چربی بھی مل جائے۔"

جولی بڑی تھک گئی تھی۔ وہ چھڑی کے سہارے برف پر آہستہ آہستہ چلتی خلائی انسان کے ساتھ اسکیمو کے گھر کی طرف بڑھی۔

اس گھر کے اندر کھانے پینے کا سارا سامان پڑا تھا۔ جولی نے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ کھاتے ہوئے کہا:

"ہتیوسانگ انکل! یہ سب چیزیں گرم ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہاں سے کوئی ابھی ابھی باہر گیا ہے۔"

ہتیوسانگ خلائی انسان نے گرم مشروب حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا:

"تم پیٹ بھر کر کھاؤ۔ کوئی آئے گا تو دیکھا جائے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی بڑے مزے سے کھانے لگے۔ اسکیمو کا برفانی گھر گرم تھا اور چربی کا ایک چراغ بھی جل رہا تھا۔ برف پر یاک جانور کی کھال بھی بچھی تھی جو گرم ہوتی ہے۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پُراسرار انسان

تھوڑی دیر بعد جولی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

خلائی انسان نے کہا کہ میں ذرا باہر جائزہ لینے جاتا ہوں۔ وہ اسکیمو کے گھر سے باہر آ گیا اور ایک برفانی میدان میں چھڑی ہاتھ میں لیے چلنے لگا۔ وہ زیادہ سے زیادہ سردی اور زیادہ سے زیادہ گرمی برداشت کر سکتا تھا۔ صرف وہ ہر مشکل کے وقت اپنی انگلی بچا کر رکھتا تھا۔ کیوں کہ اگر اس کے ہاتھ کی کوئی انگلی کٹ گئی تو وہ مر سکتا تھا۔ خلائی انسان کے جانے کے بعد جولی سونے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسے باہر برف پر بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی۔

پہلے تو جولی نے خیال کیا کہ انکل ہتھیوسانگ آ گیا ہے۔ پھر اس نے سوچا کہ اس کے قدموں کی چاپ اتنی بھاری نہیں ہے۔ اب جولی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کیوں کہ یہ دو آدمیوں کے قدموں کی چاپ تھی اور وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آپس میں باتیں کرتے چلے آ رہے تھے۔ جولی نے جلدی سے خنجر ہاتھ میں تھام لیا اور مقابلے کے لیے بالکل تیار ہو گئی۔

اسکیمو گھر کے آگے ویل مچھلی کی کھال کا جو پردہ لٹک رہا تھا وہ اوپر اٹھا اور دو خوفناک چہروں والے ہٹے کٹے اسکیمو اسے حیرانی سے تکنے لگے۔ پھر ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کچھ اشارہ کیا۔ جولی بھی خبردار ہو گئی۔ ایک اسکیمو پیچھے ہٹ گیا، دوسرے نے تیزی سے جھک کر برف کے فرش پر بچھی ہوئی یاک کے فر کی کھال کو جلدی سے کھینچ لیا۔ جولی الٹ گئی اور خنجر اس کے ہاتھ سے گر پڑا۔ دونوں اسکیموؤں نے جولی پر قابو پا لیا اور اس کے بازو رسی سے جکڑ دیئے۔

"تم آسمانی حور اس ویرانے میں کہاں سے آ گئی ہو؟"
ایک اسکیمو نے جولی کی طرف مسکراتے ہوئے سوال کیا
دوسرا اسکیمو مچھلی کے قتلے کھانے لگا۔

جولی نے کہا:

"میں برفانی میدان میں راستہ بھول گئی تھی مجھے چھوڑ دو۔ میرے ماں باپ پیچھے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

جو اسکیمو مچھلی کھا رہا تھا بھیانک طریقے سے ہنسا۔
"فکر نہ کرو لڑکی۔ تمہارے ماں باپ کو بھی اسی جگہ بلا لیں گے۔ آخر ہماری تم سے شادی ہونے والی ہے۔ اس لیے تمہارے ماں باپ کا ہونا ضروری ہے۔"

دونوں اسکیمو قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔ جولی دل میں خدا سے دعا مانگنے لگی کہ کسی طرح انکل مچھیو سانگ جلدی واپس آ جائے۔ مگر وہ نہیں آ رہا تھا۔ دونوں اسکیمو مچھلی کھاتے رہے۔ وہ اس دوران میں جولی کی طرف بھی دیکھ لیتے تھے۔ پھر آپس میں کھسر پھسر کرنے لگ جاتے۔ ایک اسکیمو اٹھا۔ جولی کے قریب آیا اور اس کے سرخ بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ پھر اپنے ساتھی کی طرف دیکھ کر بولا:

"اس کو ابھی کاٹ دیتا ہوں۔"

جولی چونک پڑی۔ یہ اسکیمو اس کے سرخ بال کاٹنے والا تھا۔ وہ اپنی جگہ سے اچھل کر پرے ہٹ گئی۔ اسکیمو نے اسے وہیں دبوچ لیا۔ دوسرے اسکیمو نے قہقہہ لگاتے ہوئے اس کی طرف خنجر پھینک کر کہا:

"اس کے سارے لال بال کاٹ ڈالو۔ اس کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بعد اس کی نیلی آنکھیں نکال دینا۔ دیوتا اس
کے لال بال اور نیلی آنکھوں کا تحفہ قبول
کر کے بڑے خوش ہوں گے۔"

جولی تو سکتے میں آ گئی۔ اس نے چیخ مار دی۔ اسکیمو
نے اس کے منہ پر اپنا بھاری بھرکم ہاتھ رکھ دیا۔

"خبردار! آواز نکالنے کا کوئی فائدہ نہیں یہاں
تمہاری آواز کوئی نہیں سنے گا۔"

مگر خلائی انسان نے اس ویران برفانی فضا میں جولی کی
چیخ کی آواز سن لی تھی۔ وہ وہیں سے واپس ہوا اور بجلی
کی رفتار کے ساتھ جولی کی مدد کو دوڑا۔ اسکیمو نے خنجر
تان لیا تھا اور جولی کے سرخ بالوں کو کاٹنے ہی لگا
تھا کہ خلائی انسان پردہ اٹھا کر اندر داخل ہوا۔ دونوں
اسکیمو اسے حیران ہو کر تکنے لگے۔ پہلے والے اسکیمو نے
زور سے خنجر اچھال دیا۔ خنجر خلائی انسان کی گردن میں
آدھا دھنس گیا۔ مگر خلائی انسان کو ذرا سی بھی درد نہ ہوئی
اس نے اپنی گردن میں سے خنجر نکال کر پرے پھینکا اور
لپک کر اس اسکیمو پر گرا جس نے جولی کو پکڑ رکھا تھا۔

خلائی انسان نے ایک آنکھ بند کر کے اسکیمو کی گردن
گڑ دی۔ یہ اسکیمو ایک دم سے چوہے جتنے سائز

پر انگلی دبر

ہو گیا۔ دوسرا اسکیمو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا کہ
س کا ساتھی ابھی خلائی انسان سے گتھم گتھا تھا اب
ہاں غائب ہو گیا۔ وہ پہلے ہی اس بات پر حیرت زدہ
تھا کہ خلائی انسان گردن میں خنجر لگنے کے باوجود زندہ
ہے۔ اب جو اس نے اپنے ساتھی کو خلائی انسان کی ہتھیلی
پر چوہے کی طرح پھدکتے دیکھا تو اس کی حیرت کی
انتہا نہ رہی۔

اس نے فوراً خلائی انسان کے آگے سجدہ کر دیا
اور چیخ چیخ کر کہنے لگا:

"اے برفانی دیوتا۔ مجھے معاف کر دینا۔ میں
نے تجھے پہچانا نہیں۔ میرے دوست نے بھی
نہیں پہچانا۔ ہمیں معاف کر دو۔"

خلائی انسان نے چھوٹے سائز کے اسکیمو کو فرش پر
رکھ دیا اور جولی کے بازو کھول دیئے۔ پھر بڑے اسکیمو
کی طرف دیکھ کر کہا:

"کیا تم بھی چاہتے ہو کہ اسی طرح چھوٹے بن جاؤ؟"

بڑے اسکیمو نے ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے کہا:

"اے عظیم برفانی دیوتا میری جان بخش دو۔ مجھے
معاف کر دو۔ میں تمہارا غلام ہوں۔ میں تمہارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نوکر ہوں۔ میری غلطی معاف کر دو۔"

خلائی انسان نے دوسرے اسکیمو کو بھی دوسری بار آنکھ بند کر کے اُنگلی سے چھوا اور وہ پھر سے بڑا انسان بن گیا۔ بڑا انسان بنتے ہی اس نے بھی خلائی انسان کے آگے سجدہ کر دیا اور رو رو کر اپنے گناہ کی معافی مانگنے لگا:

"عظیم برفانی دیوتا مجھے بخش دو۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ تمہاری ملکہ ہے۔ مجھے معاف کر دو۔"

وہ اونچی آواز میں رونے لگا۔ خلائی انسان نے اسے ڈانٹ کر چپ کرایا اور کہا:

"تم لوگ یہاں کہاں رہتے ہو؟"

اسکیمو نے بتایا کہ ان کا گاؤں یہاں سے بارہ کوس کے فاصلے پر ہے:

"ہم ایک جانور کے شکار کو نکلے تھے کہ اس لڑکی کو دیکھ کر سوچا کہ عظیم دیوتا کے حضور اس کے سرخ بال نیلی آنکھیں پیش کی جائیں۔ عظیم دیوتا! یہ سب کچھ ہم آپ کی خوشی کے لیے کر رہے تھے۔"

جولی نے پوچھا:

"تمہارے گاؤں میں اسی قسم کے مکان ہیں کیا؟"

"ہاں عظیم ملکہ! ہمارے گھر اسی طرح کے ہیں۔"

"چلو ہمیں اپنے گاؤں میں لے چلو۔"

خلائی انسان نے کہا، دونوں اسکیمو خوشی سے نہال ہو گئے۔ وہ بھاگ کر دور برفانی میدان میں رکھی ہوئی اپنی برفانی گاڑی لائے۔ خلائی انسان اور جولی کو اس میں بٹھایا اور اسے کھینچتے ہوئے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔

اسکیموؤں کے اس گاؤں میں دس بارہ مکان تھے۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکل آئے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ عظیم برفانی دیوتا اور اس کی ملکہ ان کے سامنے کھڑے ہیں تو سب کے سب سجدوں میں گر پڑے۔ خلائی انسان نے انہیں جھڑکتے ہوئے کہا:

"یہ کیا حماقت کر رہے ہو۔ اٹھو اور اپنے اپنے گھروں میں بھاگ جاؤ۔"

سارے اسکیمو اٹھ کر چوہوں کی طرح اپنے گنبد والے گھروں میں گھس گئے۔ صرف ایک وہ اسکیمو خلائی انسان کے پاس رہ گیا جس کو خلائی انسان نے انگلی لگا کر چھوٹا کر دیا تھا۔ خلائی انسان اور جولی کے لیے فوراً ایک گھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خالی کر کے وہاں آگ جلا دی گئی۔ چراغ روشن کر دیا گیا۔ کھانے کے لیے بھنی ہوئی مچھلی لائی گئی۔ جولی اور خلائی انسان مچھلی کھانے لگے۔ مکان اور آگ کی گرمی نے ان کے جسم کو پھر سے طاقت عطا کر دی تھی۔ خلائی انسان کو تو اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن جولی نے بڑا سکون محسوس کیا۔

خلائی انسان نے اسکیمو سے پوچھا:

"کیا یہاں آس پاس کوئی آبادی نہیں ہے؟"

"نہیں عظیم برفانی دیوتا" اسکیمو نے ہاتھ باندھے ہوئے کہا:

خلائی انسان نے سوال کیا:

"کیا تم نے کبھی کوئی غیر معمولی بات یہاں دیکھی ہے؟"

"نہیں عظیم دیوتا۔ میں اسی جگہ انہی برفانی میدانوں میں چل پھر کر اتنی عمر کا ہوا ہوں۔ میں نے آج تک یہاں کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔"

جولی نے انگریزی میں خلائی انسان سے کہا:

"انکل تھیو سانگ! معلوم ہوتا ہے تمہارا مشن ناکام ہو گیا ہے۔ یہاں کبھی کوئی خلائی جہاز نہیں اترا۔"

خلائی انسان نے اسکیمو سے کہا:

"کیا تم نے کبھی اپنے بڑے بوڑھوں سے ایسی کہانی بھی نہیں سنی کہ یہاں آسمان سے کچھ لوگ اترے تھے؟"

اسکیمو نے جھک کر کہا:

"عظیم دیوتا! آسمان سے تو دیوتا لوگ ہمیشہ ہی زمین پر اترتے رہتے ہیں۔ آپ خود آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔ ہمارے دادا بھی کہا کرتے تھے کہ آسمان سے یہاں دیوتا آتے جاتے رہتے ہیں۔"

جولی گرم گرم سمور کی کھال میں گھستے ہوئے بولی:

"انکل تھیو! اب یہاں سے واپسی کا پروگرام بنانا چاہیے کسی خلائی جہاز کے ملنے کی اب کوئی امید نہیں ہے۔"

خلائی انسان خاموش ہو گیا۔ وہ ابھی ناامید نہیں تھا۔ اس نے مزید کریدتے ہوئے اسکیمو سے پوچھا:

"کیا تم نے کبھی کوئی ایسی بات کسی کی زبانی سنی ہے کہ اس علاقے میں کسی پراسرار انسان کو گھومتے پھرتے دیکھا گیا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسکیمو سر کھجا کر بولا:

"عظیم دیوتا! آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ آپ کو برف کے نیچے دبی ہوئی ساری مچھلیوں کا حال معلوم ہے۔ لیکن اگر حضور میرا امتحان ہی لینا چاہتے ہیں تو میں کہوں گا کہ ہاں یہاں گاؤں میں مشہور ہے کہ کوئی پر اسرار آدمی رات کے اندھیرے میں کبھی کبھی گاؤں کے مکھیا کو ملنے آتا ہے۔ اس کے پاس کچھ دیر ٹھہرتا ہے اور پھر برف کی دھند میں گم ہو جاتا ہے۔"

خلائی انسان اور جولی کے کان کھڑے ہو گئے۔ جولی سمور کی گرم کھال کے بستر سے نکل کر بیٹھ گئی۔ خلائی انسان اسکیمو کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"کیا۔ کیا تم نے کبھی اس پراسرار انسان کو دیکھا ہے؟"

"جی نہیں عظیم دیوتا! میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ سوائے گاؤں کے مکھیا کے اس پراسرار آدمی کو کسی نے بھی نہیں دیکھا۔"

خلائی انسان نے اسکیمو کو حکم دیا:

"فوراً مکھیا دادا کو حاضر کرو۔"

"جو حکم عظیم دیوتا!"

یہ کہہ کر اسکیمو جلدی سے باہر نکل گیا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ اسی خلائی جہاز کے عملے کا کوئی خلا باز ہے۔ جو اس سرزمین پر عرصہ ہوا اترا تھا۔"

جولی نے کہا:

"مگر یہ خلائی انسان اتنی دیر سے کیسے زندہ ہے؟"

خلائی انسان نے جواب دیا:

"تم نہیں جانتی جولی! ہم خلائی انسان بعض قسم کے حالات اور آب و ہوا میں دو تین سو برس تک زندہ رہ سکتے ہیں۔ ضرور یہ خلائی جہاز کا باقی بچا ہوا خلا باز ہے۔"

مکان کے دروازے کا پردہ ہٹا اور ایک بوڑھا اسکیمو اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر آتے ہی خلائی انسان کے آگے سجدہ کر دیا۔ خلائی انسان نے اسے اٹھنے کا حکم دیا۔ دوسرے اسکیمو کو مکان سے باہر نکال دیا۔ پھر مکھیا دادا اسکیمو سے پوچھا:

"مکھیا دادا! جو سوال میں تم سے کروں اس کا درست اور ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مکھیا اسکیمو نے سر جھکا کر کہا:

"عظیم دیوتا کے سامنے کوئی اسکیمو جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔"

خلائی انسان نے ذرا آگے جھک کر مکھیا اسکیمو سے پوچھا:

"وہ پراسرار آدمی کون ہے جو تمہیں آدھی رات کو برف کے تاریک میدانوں سے نکل کر ملنے آتا ہے۔"

مکھیا اسکیمو نے ہاتھ اپنے سینے پر باندھ کر کہا:

"عظیم دیوتا! اگرچہ مجھے اس پراسرار انسان نے منع کیا تھا کہ میں اس کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہ کروں لیکن میں عظیم برفانی دیوتا اور اس کی ملکہ کے آگے یہ بات نہیں چھپا سکتا۔"

مکھیا اسکیمو ذرا سا کھانسا۔ پھر اس نے اپنے سر پر رکھی ہوئی فر کی بڑی ٹوپی کو ٹھیک کیا۔ خلائی انسان کے آگے دو بار سجدہ کیا اور کہا:

"عظیم برفانی دیوتا" اس پراسرار شخص سے میری ملاقات آج سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی۔ اس رات

برف کا بڑا زبردست طوفان آیا ہوا تھا۔ تیز برفیلی ہواؤں کے ساتھ برف کے گالے اڑ رہے تھے۔ میں اپنے مکان کے پردے کو میخوں سے ٹھونکنے کے لیے باہر نکلا تو مجھے برف کے طوفان میں ایک انسان اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ میں اسے بھولا بھٹکا مسافر سمجھ کر اپنے مکان میں لے آیا۔ اس کی ڈاڑھی برف میں سفید ہو رہی تھی۔ میں نے اسے گرم قہوہ پلایا۔ اس کا قد چھوٹا اور عمر میری جتنی ہو گی۔ رنگ سرخ و سپید تھا۔ اس نے کسی عجب سی زبان میں مجھ سے بات کی۔"

جولی نے بے تابی سے انگریزی میں کہا:

"تھیوسانگ! مجھے یقین ہے وہ میرے ڈیڈی ہیں؟"

مکھیا اسکیمو نے چونک کر کہا:

"عظیم ملکہ! اس بوڑھے نے اسی زبان میں مجھ سے بات کی تھی جو اس وقت آپ بول رہی ہیں۔"

اس پر جولی نے مکھیا اسکیمو کا ہاتھ تھام کر کہا:

"خدا کے لیے مجھے اس کے پاس لے چلو۔ وہ میرا باپ ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ جملہ جولی نے اسکیمو کی زبان میں ادا کیا تھا۔ مکھیا اسکیمو تو جولی کو حیرت سے تکتا رہ گیا۔ خلائی انسان بھی سمجھ گیا کہ وہ پُراسرار آدمی یقیناً جولی کا ڈیڈی ہی ہے۔ اس نے اسکیمو سے پوچھا:

"مجھے یہ بتاؤ کہ وہ پراسرار انسان اب کہاں ہے؟"

مکھیا اسکیمو کہنے لگا:

"عظیم برفانی دیوتا! وہ پراسرار آدمی رات کو میرے مکان پر رہا۔ دوسرے روز مجھ سے کھانے پینے کا سامان لے کر چلا گیا۔ وہ ہفتے میں ایک بار میرے پاس کھانے پینے کی چیزیں لینے آتا ہے۔ ایک دن وہ مجھے اس جگہ لے گیا جہاں وہ رہتا تھا۔"

جولی نے جھلا کر کہا:

"خدا کے لیے یہ بتاؤ کہ میرے ڈیڈی اب کہاں ہیں؟"

مکھیا اسکیمو بولا:

"عظیم ملکہ! وہ پراسرار انسان یہاں سے دُور ایک برفانی تودے کی کھوہ میں رہتا ہے جہاں میں نے عجیب قسم کی فولاد کی چیزیں دیکھی ہیں۔"

خلائی انسان نے مکھیا اسکیمو کو حکم دیا کہ ہمیں اس

پُراسرار انسان کے پاس لے چلو۔ مکھیا اسکیمو بھلا کیسے انکار کر سکتا تھا۔ اس نے فوراً اینڈیئر کی برف پر پھسلنے والی گاڑی تیار کی خلائی انسان اور جولی کو اس گاڑی میں اپنے ساتھ بٹھایا اور پراسرار برفانی انسان کے مکان کی طرف روانہ ہو گیا۔ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ یہ چھ مہینے کی رات کا زمانہ تھا۔ سفید برف پر ستاروں کی روشنی پڑنے سے ہلکی ہلکی روشنی ہو رہی تھی اور رات اتنی تاریک نہیں تھی۔ دو گھنٹے برفانی میدان میں سفر کرنے کے بعد انہوں نے برف کے ایک بہت بڑے تودے کو دیکھا۔ مکھیا اسکیموں نے اس طرف اشارہ کر کے کہا:

"پراسرار انسان اسی جگہ رہتا ہے۔"

برفانی تودے کے سامنے جا کر رینڈیئر گاڑی رک گئی۔ برفانی تودے میں ایک جگہ کھوہ بنا ہوا تھا جس میں سے ہلکی روشنی باہر آ رہی تھی۔ خلائی انسان اور جولی کھوہ میں داخل ہو گئے۔ مکھیا اسکیمو آگے آگے تھا۔ کھوہ آگے جا کر کھلے دالان میں بدل گئی جہاں جس شے کو خلائی انسان نے سب سے پہلے دیکھا وہ ایک بہت بڑی اڑن طشتری تھی یہ اڑن طشتری تین پاؤں پر کھڑی تھی۔ ایک سیڑھی اس کے درمیان میں لٹک رہی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس بہت بڑے گیراج نما کمرے میں ایک طرف دیواریں
تیل کی مشعل روشن تھی۔

جولی بھی اس اُڑن طشتری کو تعجب سے تک رہی تھی۔
جولی نے سوچا کہ یہ پُراسرار انسان اس کا ڈیڈی نہیں ہے
بلکہ اس اڑن طشتری کا کوئی خلا باز ہے جو اپنے خلائی سیارے
سے یہاں اُترا ہو گا۔

اسکیمو نے زور سے آواز دی۔ آواز کے ساتھ ہی ایک
درمیانے قد کا پکّی عمر کا ڈاڑھی والا آدمی جس نے فر کا لمبا
کوٹ پہن رکھا تھا سیڑھی سے اترنے لگا۔ جولی نے فوراً
اپنے باپ کو پہچان لیا۔ وہ چیخ مار کر اپنے ڈیڈی کی طرف
بڑھی۔ اس آدمی نے بھی چونک کر جولی کی طرف دیکھا اور
بے اختیار چلا اُٹھا:

"میری بیٹی جولی! تم۔ تم یہاں کہاں اوہ میرے
خدا! میرے خدا! تیرا شکریہ۔"

بوڑھے سائنس دان باپ نے اپنی بچی کو سینے سے
لگا لیا۔ دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے
جولی کے ڈیڈی نے خلائی انسان کی طرف دیکھ کر پوچھا:

"بیٹی! یہ صاحب کون ہیں؟ تم یہاں کیسے پہنچ
گئیں؟ کیا۔ کیا یہ ٹائم مشین کی غلطی تو نہیں ہے؟"

"ہاں ڈیڈی! ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ آپ
کے غائب ہونے کے بعد میں غم سے نڈھال
ہو گئی پھر ھتیوسانگ وہاں آ گیا اور اس نے
ٹائم مشین کے ذریعے آپ کو واپس لانے کی
کوشش کی لیکن غلطی سے بٹن دب گیا اور ہم
دونوں بھی پرانے زمانے میں پہنچ گئے۔"

جولی کے ڈیڈی نے آگے بڑھ کر خلائی انسان سے
ہاتھ ملایا۔ جولی نے اپنے ڈیڈی کو بتایا کہ ھتیوسانگ ایک
خلائی مخلوق ہے اور ہماری بیسویں صدی کی دنیا میں اپنے
خلائی جہاز کے ذریعے اترا تھا۔ اب تو جولی کا ڈیڈی
آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خلائی انسان ھتیوسانگ کو تکنے لگا۔
پھر اس نے ھتیوسانگ سے اڑن طشتری کی طرف اشارہ کرکے
انگریزی زبان میں پوچھا:

"کیا یہ اڑن طشتری بھی تمہارے سیارے کی مخلوق
کی ہے؟"

خلائی انسان ھتیوسانگ نے کہا:

"ڈیڈی! یہ اڑن طشتری ہمارے سیارے کی نہیں لیکن
ہم نے اپنے سیارے پر بڑے بوڑھوں سے سن رکھا
تھا کہ کبھی کسی سیارے میں سے ایک اُڑن طشتری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین پر اتری تھی جس کا بعد میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ اصل میں ہم بھی اسی اڑن طشتری کی تلاش میں یہاں آئے تھے"۔

جولی اپنے ڈیڈی کے پاس بیٹھ گئی۔ ڈیڈی نے فوراً اسکیمو کو گرم قہوہ بنانے کو کہا۔ پھر وہ خلائی انسان اور اپنی بیٹی جولی سے باتیں کرنے لگا۔ اس نے بتایا کہ ہیوسٹن کے ہال کمرے کی ٹائم مشین میں غائب ہونے کے بعد وہ قطب جنوبی کے سمندر میں نکل آیا۔ کچھ دیر وہ ایک سرد ویران برفانی جزیرے میں مچھلیاں کھا کر گزارہ کرتا رہا۔ پھر سفر کرتا کرتا اس تودے کے پاس آیا تو اسے یہ کھوہ نظر آئی:

"میں اس کھوہ میں داخل ہوا تو اندر یہ اڑن طشتری موجود تھی۔ معلوم ہوا کہ کبھی کوئی خلائی مخلوق یہ اڑن طشتری لے کر یہاں اتری تھی۔ کیوں کہ اڑن طشتری کے تینوں پاؤں باہر سے آنے والی برف میں ڈوبے ہوئے تھے۔ میں نے برف صاف کی اور اڑن طشتری کا جائزہ لیا۔"

خلائی انسان نے پوچھا:

"کیا یہاں کوئی خلائی مخلوق موجود نہیں تھی؟"

"نہیں" ڈیڈی نے جواب دیا۔ "میں نے خلائی مخلوق کو بہت تلاش کیا مگر وہ مجھے کہیں دکھائی نہ دی۔"

اسکیمو نے قہوہ تیار کر کے پیش کیا۔ وہ قہوہ پیتے ہوئے بھی اڑن طشتری کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ جولی تو اپنے باپ کو دیکھ کر نہال ہو رہی تھی۔ ڈیڈی نے خلائی انسان سے پوچھا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اس اڑن طشتری پر خلا میں سفر کر سکیں؟ خلائی انسان نے پوچھا کہ اس کا کیا فائدہ ہو گا۔ ہم اس زمین سے نکل کر کسی دوسرے سیارے پر پہنچ جائیں گے۔ ہو سکتا ہے وہاں ہم زندہ نہ رہ سکیں۔ یہاں کم از کم زندہ تو ہیں۔

جولی کے سائنس دان ڈیڈی نے کہا:

"بات یہ ہے کہ میں نے فزکس کے جس فارمولے کو سامنے رکھتے ہوئے ٹائم مشین ایجاد کی تھی اس کے مطابق اگر ہم اڑن طشتری یا کسی خلائی جہاز میں بیٹھ کر زمین کی گردشی رفتار سے دگنی رفتار سے زمین کے گرد چکر لگانا شروع کر دیں تو گزرے ہوئے زمانے کی تہیں کھلتی جائیں گی۔ ٹائم پیچھے کی طرف سفر کرنے لگے گا۔ یوں ہم ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہزارویں چکر کے بعد زمین پر اپنی بیسویں صدی کے عہد میں پہنچ جائیں گے۔ شرط یہ ہے کہ جب زمین کے گرد گھومتے ہوئے ایک ہزارواں چکر پورا ہو تو ہمیں فوراً اپنے خلائی جہاز یا اڑن طشتری کو زمین کے مدار سے نیچے لا کر زمین کے دائرہ کشش میں داخل کر دینا ہو گا۔ اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو ہم آگے مستقبل کے زمانے میں نکل سکتے ہیں۔"

خلائی انسان جولی کے سائنس دان ڈیڈی کے اس نکتے کو سمجھ گیا۔ وہ خود خلائی انسان اور سائنس دان تھا۔ جولی کے ڈیڈی نے خلائی انسان سے پوچھا:

"اب تم یہ بتاؤ کہ کیا یہ اڑن طشتری یہاں سے اڑ کر ہماری زمین کے گرد تیز ترین رفتار کے ساتھ ایک ہزار چکر لگا سکتی ہے؟"

تھیوسانگ بولا:

"مناسب مرمت کے بعد اس اڑن طشتری سے یہ کام لیا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اسے زمین پر اترے کافی عرصہ گذر چکا ہے۔

جولی نے کہا:

"اپنی بیسویں صدی کے زمانے میں پہنچنے کے لیے ہمارے پاس صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اسے مرمت کر کے استعمال کے قابل بنانا ہو گا۔"

خلائی انسان تھیوسانگ نے قہوے کا ہلکا سا گھونٹ بھر کر کہا:

"ہم کوشش کریں گے۔ ضرور کوشش کریں گے۔"

O

ایک مہینے کی سخت محنت کے بعد خلائی انسان جولی کے سائنس دان ڈیڈی اور خود سائنس کی سٹوڈنٹ جولی نے اڑن طشتری کو پرواز کے قابل بنا دیا۔ اڑن طشتری میں اتنی مائع گیس موجود تھی کہ وہ اڑن طشتری کو زمین کی کشش کے حلقے سے نکال کر زمین کے مدار میں پہنچا دے اس کے بعد اڑن طشتری نے شمسی توانائی کی مدد سے زمین کے گرد چکر لگانے تھے۔ جب اڑن طشتری پرواز کے لیے بالکل تیار کر دی گئی تو سب سے بڑی مشکل یہ سامنے آئی کہ ایک مدت گذر جانے کی وجہ سے اڑن طشتری کے ارد گرد برف گرنے سے بہت بڑا تودہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بن گیا تھا۔ اڑن طشتری کے اوپر اٹھنے کے لیے ضروری تھا کہ یہ تودہ راستے سے ہٹایا جائے مگر اسے کوئی انسان نہیں ہٹا سکتا تھا۔ جب جولی کے ڈیڈی نے اس مشکل کا اظہار کیا تو جولی نے مسکرا کر خلائی انسان کی طرف دیکھا اور ڈیڈی سے کہا:

"ڈیڈی! اس کا علاج تھیوسانگ کے پاس موجود ہے۔"

"کیا مطلب؟" ڈیڈی نے آنکھیں گھما کر پوچھا:

جولی بولی:

"آپ خود دیکھ لیں گے اس بات کو"۔

خلائی انسان بھی تھوڑا تھوڑا مسکرا رہا تھا۔ وہ برفانی گیراج کی شمالی دیوار کی طرف گیا۔ ایک آنکھ بند کر کے اس کی برفانی دیوار کو انگلی سے چھوا تو دیکھتے دیکھتے برفانی دیوار سمٹ کر برف کا چھوٹا سا ٹکڑا بن کر ایک طرف کو لڑھک گئی۔ اتنی بڑی دیوار کو ایک دم غائب ہوتے دیکھ کر جولی کا ڈیڈی دنگ رہ گیا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ جولی نے آہستہ سے کہا:

"ڈیڈی! یہ اس کے خلائی مخلوق ہونے کا کرشمہ ہے۔ یہ ایک آنکھ بند کر کے جس چیز کو اپنی انگلی سے چھوتا ہے وہ سمٹ کر چھوٹی سی ہو جاتی ہے۔"

خلائی انسان تھیوسانگ نے اسی طرح دوسری دیوار کو بھی چھوٹا کر کے ہٹا دیا۔ اب وہ اڑن طشتری کی چھت پر چڑھ گیا۔ اس کا ہاتھ اوپر برفانی چھت تک پہنچ سکتا تھا۔ خلائی انسان نے ایک آنکھ بند کر کے چھت کو انگلی لگائی تو چھت بھی برف کی چھوٹی سی ڈلی بن کر نیچے گر پڑی۔ خلائی انسان نے مسکرا کر پیچھے دیکھا اور جولی کے ڈیڈی سے کہا:

"لیجیے! اڑن طشتری کی اڑان کے لیے میدان صاف ہو گیا۔"

ڈیڈی تو حیرت میں گم تھا۔ بہرحال اس نے خلائی انسان کا شکریہ ادا کیا۔ پرواز کا ایک دن طے ہو گیا۔ انھوں نے اسکیمو کی مدد سے اڑن طشتری میں کتنے ہی دنوں کا کھانے پینے کا سامان بھر لیا۔ جب پرواز کرنے کا وقت آیا تو ڈیڈی نے بوڑھے اسکیمو کو گلے لگایا۔ اسکیمو نے خلائی انسان کو سجدہ کیا۔ اس کی ملکہ یعنی جولی کو بھی سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ جولی۔ جولی کا ڈیڈی اور خلائی انسان تھیوسانگ اڑن طشتری میں آ گئے۔ سیڑھی اوپر کھینچ لی گئی۔ خلائی انسان انجن روم میں خلاباز کی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اس نے ٹائم میٹر کو پہلے ہی سے بیسویں صدی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عیسوی پر سیٹ کر دیا ہوا تھا۔ بٹن دبانے سے اڑن طشتری کے راکٹ فائر ہو گئے اور اڑن طشتری آہستہ آہستہ زمین کی سطح سے اوپر اٹھنے لگی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے تینوں پاؤں طشتری کے اندر چلے گئے۔ اڑن طشتری کی ساری بتیاں روشن ہو گئیں۔ اس کے نیچے گیس پہلے سرخ، پھر زرد اور اس کے بعد سفید اور تیز روشنی میں بدل گئی۔ زمین سے ایک ہزار فٹ کی بلندی پر آنے کے بعد اڑن طشتری کی رفتار اتنی تیز ہو گئی کہ نیچے برفانی میدان میں ہکا بکا کھڑے بوڑھے اسکیمو نے اسے ستارے کی طرح چمکتے دیکھا اور پھر وہ اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی۔ بڈھا اسکیمو برف پر سجدے میں گر گیا۔ اس کے معصوم خیال میں برفانی دیوتا آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے تھے۔

خلائی انسان کنٹرول پر چاق و چوبند ہو کر بیٹھا تھا۔ اس کی نظر ٹائم میٹر پر تھی۔ ۲۴ ہزار میل فی گھنٹے کی رفتار سے اڑن طشتری نے آن کی آن میں زمین کی کشش کا حلقہ پار کر لیا۔ اڑن طشتری کو ایک زبردست دھچکا لگا۔ خلائی انسان تھیوسانگ کے ہاتھ تیزی سے کام کر رہے تھے۔ اس نے پلک جھپکنے میں ایک سرخ ہینڈل کو نیچے گرا دیا۔ ہینڈل کے نیچے گرتے ہی اڑن طشتری کا رخ

اُوپر کی بجائے زمین کے جھکاؤ کی طرف ہو گیا۔ خلائی انسان نے انجن بند کر دیئے۔ اڑن طشتری نے ایک خاص رفتار کے ساتھ زمین کے مدار کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے۔

جولی کے ڈیڈی نے کہا:

"جب ایک ہزار چکر پورے ہوں گے تو ہماری طشتری زمین پر بیسویں صدی عیسوی کے دَور میں داخل ہو جائے گی۔ تھیوسانگ تمہیں اس وقت بڑی مہارت سے اڑن طشتری کو زمین کی کشش کے حلقے میں دوبارا داخل کر دینا ہوگا اگر تم ایسا نہ کر سکے تو اڑن طشتری مستقبل کے زمانے میں داخل ہو جائے گی۔"

تھیو سانگ نے کہا:

"ڈیڈی! فکر نہ کریں۔ ڈائیل ہمیں چکروں کا پورا حساب بتا رہا ہے۔ اس وقت تک ہم زمین کے گرد سات چکر پورے کر چکے ہیں"

جولی بھی وہاں بیٹھی غور سے اڑن طشتری کی مشین اور کمپیوٹر کو کام کرتے دیکھ رہی تھی۔ اڑن طشتری زمین کے گرد برابر گھوم رہی تھی۔ اس کی رفتار بے حد تیز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ ٹائم ٹیبل پر وقت تیزی سے آگے کی طرف جا رہا تھا۔ وہ دو ہزار سال قبل مسیح کے زمانے سے نکل کر پانچ سو صدی عیسوی میں داخل ہو چکے تھے۔ پھر وقت بڑھتا چلا گیا۔ تاریخ کے کتنے ہی دور سیکنڈوں کی رفتار سے گذرتے چلے جا رہے تھے۔ اڑن طشتری نے سات سو چکر لگائے تھے پھر اس نے نو سو واں چکر بھی پورا کر لیا۔ جب اڑن طشتری زمین کے گرد اپنا ایک ہزارواں اور آخری چکر لگا رہی تھی تو تھیوسانگ نے ایک خاص بٹن کو دبا دیا۔ اڑن طشتری ایک زبردست دھچکے کے ساتھ زمین کی طرف جھک کر اس کی کشش کے حلقے میں داخل ہو گئی۔ خلائی انسان نے اُوپر والے انجن چلا دیئے۔ اڑن طشتری آہستہ آہستہ زمین کی طرف اترنے لگی۔

خلائی انسان نے چلا کر کہا:

"ہم زمین پر اُتر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ وہاں بیسویں صدی عیسوی کا زمانہ ہی ہو۔"

○

- جولی اور خلائی انسان کی اڑن طشتری جب زمین پر اتری تو وہاں کون سا زمانہ تھا؟
- ماریا لنکا پہنچ کر کہاں گئی۔ اسے کیسے کیسے سنسنی خیز واقعات پیش آئے؟
- عنبر ناگ کیپٹن اور شکالی جب سینا تھون خلائی سیارے پر پہنچے تو وہاں ان پر کیا گذری؟
- ماریا کی عنبر ناگ کیپٹن سے کہاں ملاقات ہوئی؟

ان سوالوں کے جواب "عنبر ناگ ماریا کیپٹن خلا میں" کی اگلی قسط نمبر ۱۰۲ "غیبی خلائی شیطان" میں پڑھیں۔

میرے نام

ڈیئر انکل! السلام مسنون۔

آپ کے ناول ملے بہت اچھے ناول تھے۔ خاص کر خونی مرتبان بہت اچھی تھی۔ "خونی مرتبان کے آخر میں سب سے آخری خط پڑھ کر بہت غصہ آیا۔ جس میں ارشد حسین آباد نے لکھا ہے کہ "پُراسرار قاتل" والی سیریز عنبر ناگ موت کا تعاقب سے اچھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس نے عنبر ناگ ماریا سیریز پڑھی نہیں ہے۔ اس لیے کہہ رہا ہے۔ کہ اس سے اچھی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے لکھا ہے کہ "پُراسرار قاتل" عنبر ناگ ماریا موت کے تعاقب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اچھی ہے۔ یہاں ایک غلطی آپ سے بھی ہوئی ہے۔ آپ کے ناولوں کے پیچھے لکھا تھا کہ عنبر ناگ ماریا اور موت کا تعاقب کے خالق کا ایک اور سلسلہ۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ موت کا تعاقب ہی عنبر ناگ ماریا کا دوسرا نام نہیں ہے۔ اگر موت کا تعاقب آپ کا کوئی علیحدہ سلسلہ تھا تو آپ ثابت کریں میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر قسم کا ناول پڑھنا چھوڑ دوں گا۔ اس نے بھی ناول کے پیچھے عنبر ناگ۔ ماریا۔ کا نام پڑھ لیا اور لکھ دیا کہ "پُر اسرار فائل" اس سے اچھی ہے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ بہت اچھا ہے۔ لیکن عنبر کے پہلے پچاس ناولوں میں سے ایک کے برابر بھی نہیں۔ آپ کی غلطی نے اس کا پول کھول دیا۔ اس نے سمجھا کہ جب موت کا تعاقب لکھا ہوا ہے۔ تو ضرور کوئی آپ کا ایک سلسلہ ہے۔ اور لکھ رہا ہے کہ موت کا تعاقب سے اچھی سیریز ہے۔ اور پھر یہ بھی لکھ دیا کہ "ذر تاش" سے بھی اچھی ہے۔ آپ خود انصاف کریں کہ یہ عنبر ناگ ماریا سے اچھی ہے۔ تو اور کسی قاری بھی کہا ہے کہ یہ عنبر سیریز سے اچھی ہے۔ کاش عنبر ناگ۔ ماریا کسی ایسے مصنف نے لکھی ہوتی جس کے دل میں یہ قدر ہوتی اس سیریز کی آج تک بچوں کے لیے اتنا لمبا تاریخی سلسلہ کسی نے نہیں لکھا اور پھر وہ اس سے اتنی محبت کرتا کہ اسے اپنا اتنا کوئی سلسلہ پسند نہ ہوتا۔ آپ اس خط کا جواب ضرور دیں۔

فقط والسلام

طاہر محمود آف جھنگی

ایبٹ آباد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰

۱۰۲ غیبی خلائی شیطان ۴/۵۰

۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰

۱۰۴ خلائی کمرہ ۴/۵۰

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خلا میں

اے حمید

اقرا

نیا مکتبہ اقرا
۱۴-بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸